عقیدہ توحید عالمی ہم آہنگی کا مشترکہ نکتہ اُسوۂ حسنہ ﷺ کی روشنی میں

❁ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا

اسلام ایک آخری دین ہے جو حضرت محمد ﷺ، احمد (۱)، الامی (۲)، بشیر (۳)، حاکم (۴) خاتم النبیین (۵)، داعی الی اللہ (۶)، ذوالفتوح (۷)، ذوالقوۃ (۸)، راضی (۹)، رسول اللہ (۱۰) رفیع الذکر (۱۱)، السراج المنیر (۱۲)، شاہد (۱۳)، صاحب کوثر (۱۴)، الظاھر (۱۵)، عبداللہ (۱۶) غنی (۱۷)، الفاتح (۱۸)، المبشر (۱۹)، المرسل (۲۰)، المنادی (۲۱)، النور (۲۲)، ہادی (۲۳) یٰسین (۲۴) کو آخری کتاب یعنی قرآن پاک کے ذریعے عطا فرمایا گیا ہے اس کا دائرہ نصیحت عالمگیری ہے اس کا دور قیامت تک ہے۔

قرآن نے بتایا ہے کہ اس کا رب صرف مسلمانوں کا ہی رب نہیں ہے بلکہ وہ تمام اقوام کا بھی رب ہے۔ دوسرے لفظوں میں خدا قومی خدا نہیں بلکہ بین الاقوامی خدا ہے۔ (۲۵) قرآن نے اپنے عالمگیر پہلو کی وضاحت کیلئے جہاں اللہ کو رب العالمین (۲۶) کہا وہاں اپنے پیارے رسول کو الارحم (۲۷)، افصح العرب (۲۸)، امام الخیر (۲۹)، الامین (۳۰)، اوّل شافع (۳۱)، الباھر (۳۲)، الحاشر (۳۳)، حامل لواء الحمد (۳۴)، خطیب النبیین (۳۵)، خیر الناس (۳۶)، ذکاراً (۳۷)، رھاب (۳۸)، زعیم الانبیاء (۳۹)، سابق العرب (۴۰)، سیّد الناس (۴۱)، صاحب السیف (۴۲)، الصفوح (۴۳)، مدینۃ العلم (۴۴) المعلم (۴۵) اور رحمتہ للعالمین (۴۶) کہا ہے اور ان کی بعثت ''کافتہ للناس (۴۷) یعنی تمام انسانوں کی طرف کی گئی ہے۔ اسی قرآن کو ذکر للعالمین یعنی نصیحت سارے عالم کے لیے (۴۸) کہا ہے اور دوسری جگہ قرآنِ کریم کو

❁ چیئر مین شعبہ اسلامیات شپ اونرز گورنمنٹ کالج

بصائر للناس وھدی ورحمۃ (۴۹) یعنی بصیرت کی روشنیاں ہیں لوگوں کیلئے اور ہدایت ورحمت ہے۔

اسلام وہ دین ہے جو انسان کے فکر وعمل کو صحیح خطوط پر چلا کر اسے جسمانی وروحانی دنیا میں بانتیجہ وبارمراد فرماتا ہے۔اسلام دین حق بھی ہے اور کامل بھی جیسا کہ فرمایا:

"قل جا الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"

ترجمہ: "کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے کے لیے ہی تھا" (۵۰)

اسلام کے علاوہ آج کوئی مذہب ایسا جامع و مانع نہیں ہے جو باعتبار اپنی تعلیمات کے اسلام جیسی جامعیت وجاذبیت اور کمال رکھتا ہو۔(۵۱)

عقیدہ توحید اتحاد کا مشترکہ نکتہ

قل یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمتہٍ سواءٍ بیننا و بینکم (۵۲)

ترجمہ: "آپ (ﷺ) کہہ دیجئے اے! اہل کتاب آؤ ایک بات کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں" (۵۳)

سواء کے معنی عدل وانصاف کے ہیں جیسے ہم کہیں ہم تم برابر ہیں۔(۵۴) سواء کے معنی وسط کے بھی ہیں۔سواء الراس، سر کے بیچ کے حصے کو کہتے ہیں۔سواء الطریق کے معنی ہوں گے وسط شاہراہ۔جو چیزیں دو جماعتوں کے بیچوں بیچ ہونگی وہ دونوں میں یکساں، مشترک، مسلّم اور جانی پہچانی ہوئی ہوگی۔توحید کے متعلق قرآن مجید کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ اہل کتاب اور مسلمانوں کے درمیان یکساں مشترک ومسلّم ہے۔جب توحید ہمارے اور تمہارے درمیان ایک مشترکہ حقیقت ہے تو موازانہ کرو کہ اس قدر مشترک کے معیار پر قرآن اور اسلام پورے اترتے ہیں یا یہودیت و نصرانیت؟(۵۵)

جب یہود ونصاریٰ کے سامنے توحید پیش کی جاتی تو کہتے کہ ہم بھی خدا کو ایک کہتے ہیں بلکہ ہر مذہب والا کسی نہ کسی رنگ میں اوپر جا کر اقرار کرتا ہے کہ بڑا خدا ایک ہے۔یہاں اسی طرف توجہ دلائی گئی کہ بنیادی عقیدہ توحید ہے جس پر ہم دونوں متفق ہیں ایسی چیز ہے جو ہم سب کو ایک کر سکتا ہے بشرطیکہ آگے چل کر اپنے تصرف اور تحریف سے اس کی حقیقت بدل نہ ڈالیں۔(۵۶) یہ ایک

ایسی دعوت ہے جس پر ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جس کے صحیح ہونے سے تم بھی انکار نہیں کر سکتے۔ تمہارے اپنے انبیاء سے یہی عقیدہ منقول ہے۔ تمہاری اپنی کتب مقدسہ میں اس کی تعلیم موجود ہے۔(۵۷) اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی بت کو نہ پوجیں صلیب، تصویر۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہ پوجیں نہ آگ کو نہ اور کسی چیز کو بلکہ تنہا اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں۔(۵۸)

جیسے فرمان ہے:

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون(۵۹)

ترجمہ: ”تجھ سے پہلے جس جس رسول کو ہم نے بھیجا سب کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کیا کرو“

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ:

” ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت“ (۶۰)

ترجمہ: ”ہر اُمت میں رسول بھیج کر ہم نے یہ اعلان کروایا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا سب سے بچو“

جو شخص بھی تورات اور انجیل پر نگاہ رکھتا ہے وہ عقیدہ توحید سے اچھی طرح واقف ہے۔ جہاں تک تورات کا تعلق ہے اس میں تو توحید کی تعلیم اس قدر وضاحت وقطعیت اور اتنی کثرت کے ساتھ ہے کہ اس کے حوالے نقل کرنا محض بات کو طول دینا ہوگا۔(۶۱)۔توحید کے معاملے میں سب سے زیادہ گمراہی نصاریٰ کو پیش آئی ہے اور مندرجہ بالا آیت میں بھی انہی کی طرف اشارہ ہے۔

انجیل سے کچھ حوالے

- ”یسوع نے جواب میں اس سے کہا لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اسی کی بندگی کر“ (۶۲)
- ”یسوع نے جواب دیا کہ اول (حکم) یہ ہے کہ اے اسرائیل سن! خداوند ہمارا ایک ہی خداوند ہے(۶۳)

- ''اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد و برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں'' (۶۴)
- ''اس نے اس سے کہا کہ تو مجھ سے نیکی کی بات کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے'' (۶۵)

آیت مذکورہ میں جو دعوت دی گئی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک منصفانہ دعوت ہے۔ایسی دعوت ہے جس میں حضور اکرم ﷺ ان پر کسی قسم کی کوئی فضیلت و برتری حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور نہ اہل اسلام میں کسی قسم کی برتری چاہتے ہیں۔ایک یکساں مؤقف جس کے سامنے سب کے سب برابری کی پوزیشن میں کھڑے ہوں گے۔کوئی کسی پر برتری نہ چاہے گا کوئی کسی دوسرے کو اپنا غلام نہ بنائے گا یہ ایک ایسی دعوت ہے جس سے صرف بدفطرت اور مفسد ہی انکار کرسکتا ہے جو یہ نہیں چاہتا کہ حق کے سامنے جھک جائے۔یہ ایک ایسی دعوت ہے کہ وہ صرف اللہ کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔نہ کسی بشر کو، نہ کسی پتھر کو، اللہ کی طرف ایسی دعوت کہ جس میں کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا غلام نہ ہو، نہ نبی کا غلام ہو، نہ رسول کا غلام ہو، بلکہ سب اللہ کے بندے اور غلام ہوں۔(۶۶)

عالمی مذاہب

جب ہم مذاہب عالم کی بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے غور کرنا چاہیے کہ مذہب کیا ہے؟

- ای بی ٹیلر کے مطابق ''مذہب روحانی موجودات پر اعتقاد کا نام ہے'' (۶۷)
- فرید وجدی نے مذہب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''مذہب ان معقول خیالات و تصورات کے مجموعے کا نام ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ تمام افراد انسانی رشتے میں منسلک ہوجائیں۔مذہب نوع انسانی کے لیے ایک ابدی ضابطہ حیات ہے'' (۶۸)

۱۔ ''مذہب'' صرف عبادات تک محدود ہوکر رہ جاتا ہے۔جب قوموں نے دین اسلام کو ترک کرکے دوسرے طریقے اختیار کرلیے تو مذاہب بن گئے جو صرف عبادات تک محدود کردیئے گئے۔(۶۹)

۲۔ ''مذہب'' چند اخلاقی اقدار کے مجموعے کا نام ہے اس میں کسی شعبہ میں کسی مخصوص

عقیدے، نقطۂ نظر یا مسلک کی پیروی کی جاتی ہے یہ انسان کی پوری زندگی پر محیط نہیں ہوتا۔ اس طور پر "مذہب" کو "دین" کا جزو کہنا مناسب ہے یعنی "دین" اگر "کل" ہے تو "مذہب" اس کا ایک "جزو" ہے۔(۷۰)

What is Religion?

Human beings' relation to that which they regard as holy, sacred, spiritual, or divine. Religion is commonly regarded as consisting of a person's relation to God or to gods or spirits. Worship is probably the most basic element of religion, but moral conduct, right belief, and participation in religious institutions are generally also constituent elements of the religious.(71)

Religion According to Xoford Universal Dictionary

Belief in the existence of a superhuman controlling power, especially of God or gods, Usually expressed in worship. *OR*

Belief in or sensing of some superhuman controlling power or powers, entitled to obedience, reverence, and worship, or in a system defining a code of living, esp. as a means to achieve spiritual or material improvement; acceptance of such belief (esp. as represented by an organized Church) as a standard of spiritual and practical life; the expression of this in worship etc. Also (now rare), action or conduct indicating such belief; in pl., religious rites.(72)

عظیم مذاہب کی درجہ بندی

مذاہب کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

- الہامی مذاہب
- غیر الہامی مذاہب

۱۔ الہامی مذاہب

الہامی یا تبلیغی یا سامی مذاہب وہ مذاہب ہیں جو سامیوں میں ظہور پذیر ہوئے۔ انجیل۔

مطابق حضرت نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام سام تھا اور ان کی نسلیں سامی کہلائیں۔ چنانچہ سامی مذہب وہ مذاہب ہیں جو یہودیوں، عربوں اور آشوریوں وغیرہ میں پروان چڑھتے ہیں۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام اہم اور بڑے سامی مذاہب ہیں۔ یہ تمام مذاہب پیغمبری مذاہب ہیں۔(۷۳) اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اسلام کا عقیدہ صرف سامی نسل کے لوگوں تک محدود رہا اس لیے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ ''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں (۷۴) اسی طرح خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا گیا'' عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل نہیں تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے (۷۵)

۲۔ غیر الہامی مذاہب

غیر الہامی مذاہب کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ا۔ آریائی مذاہب ب۔ غیر آریائی یا منگولی مذاہب

ا۔ آریائی مذاہب

آریائی ادیان وہ مذاہب ہیں جن کی ابتدا آریائی قوم میں ہوئی۔ یہ لوگ بہت طاقتور تھے اور ہندیورپی زبانیں بولتے تھے۔ یہ ۲۰۰۰ تا ۵۰۰۰ قبل مسیح تک ایران سے لیکر شمالی ہندوستان تک پھیل گئے۔ آریائی مذاہب کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اول ویدک مذہب جس کو عام طور پر ہندومت اور برہمنیت کے نام سے پکارا جاتا ہے اور دوم غیر ویدک جن میں سکھ مت، بدھ مت اور جین ازم شامل ہیں۔ تقریباً تمام آریائی مذاہب میں پیغمبروں کا تصور موجود نہیں۔ زرتشتی مذہب ایک آریائی مگر غیر ویدک مذہب ہے جس کا دعویٰ ہے کہ یہ پیغمبرانہ مذہب ہے۔ (۷۶)

ب۔ غیر آریائی یا منگولی مذاہب

ان مذاہب میں کنفیوشی مت، تاؤمت، اسلاف پرستی اور شنٹومت شامل ہیں جن کی ابتداء مختلف جگہوں پر ہوئی۔ کنفیوشزم اور تاؤازم کی سرزمین چین ہے جبکہ شنٹومت جاپان میں پروان چڑھا۔ یہ سب مذاہب آریائی مذاہب ہی کی طرح بت پرستی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ دراصل یہ

سارے منگول مذاہب ایک خانان مشترکہ ہے جس کا ابوالعائلہ یا منتظم خاندان کنفوشی مت اور جس کا مرشت یا روحانی گروتاؤمت ہے۔(۷۷)

مذاہب کا مستقبل

دوسری عالمی جنگ کے بعد مغرب اور دیگر ممالک میں بھی سیکولرازم کو بڑا عروج حاصل ہوا۔ پاکستان اور اسرائیل نے بالترتیب اسلام اور یہودیت کے نام پر آزادی حاصل کی مگر جلد ہی انہوں نے حکومت کے سیکولر نمونے پر عمل کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ غالب ہندو اکثریتی آبادی کے ملک بھارت نے سیکولر آئین کا اعلان کیا۔ امریکہ' یورپ' مصر' جاپان' سوویت یونین' شام وغیرہ سب سیکولر ہیں۔ تاہم جوں جوں لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ مادی وسائل اور ٹیکنالوجی میں ہونے والا اضافہ غیر مساویانہ طور پر تقسیم ہوا ہے اور کسی بھی اعتبار سے انسان کے لیے اطمینان بخش نہیں ہے تو اسی لحاظ سے گزشتہ ۵۰ برسوں میں اور خاص کر 9/11 کے بعد مذاہب سے خصوصاً اسلام کے مطالعے میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔(۷۸)

اہم عالمی مذاہب کے پیروکاروں کی تعداد

عیسائیت 2.1 بلین' اسلام 1.3 بلین' سیکولر رغیر مذہبی راتھسٹ 1.1 بلین' ہندوازم 900 ملین' چائنیز 394 ملین' بدھ ازم 376 ملین' سکھ ازم 23 ملین' جیوچ 19 ملین' اسپرٹ ازم 15 ملین' یہودیت 14 ملین' بہائیز 7 ملین' جین ازم 4.2 ملین' شنٹوازم 4 ملین' زرتشت ازم 2.6 ملین۔(۷۹)

انبیاء اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد

مسلمانوں کے لیے لازم ہے کہ وہ اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان لائے چاہے وہ جزیرہ نما عرب میں مبعوث ہونے والے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام ہوں یا عراق کے حضرت ابراہیم و اسحاق علیہما السلام ہوں۔(۸۰)

مسلمان کی تعریف قرآن کریم میں اس طرح کی گئی ہے کہ:

"یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں (اور ان کا قول یہ ہے کہ) ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے" (۸۱)
حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ پر آ کر اپنی تکمیل کو پہنچ گیا اور ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیا کرام جو کمالات علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے تھے نبی آخر الزماں ﷺ کی ذات میں وہ تمام شامل کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انسانوں ہی میں سے رسول بھیجے۔ کیونکہ انسان کی رہنمائی کے لیے انسان ہی رسول ہو سکتا ہے۔(۸۲)

فرمان الٰہی ہے کہ:

"ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول بھیجے ہیں تو آدمی ہی بھیجے ہیں"(۸۳)

تاہم اسلام تمام مذاہب پر غالب ہونے کے لیے آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله(۸۴)

ترجمہ: "وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔"

پہلے انبیا کی نبوت کسی خاص قوم یا ملک کے لیے ہوتی تھی۔(۸۵) مگر آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قل یآ ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً (۸٦)

ترجمہ: "(اے محمد) آپ کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

آپ ﷺ کی شریعت نے آپ ﷺ سے پہلے آنے والے انبیا کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا اب صرف شریعت محمدی پر عمل کیا جائے گا۔

ارشادِ ربانی ہے کہ:

ومن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه (۸۷)

ترجمہ: ''اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔''

آپ پر اللہ کے دین کی تکمیل ہوگئی۔آپ ﷺ کو وہ دین کامل عطا فرمایا گیا جو تمام انسانیت کے لیے کافی ہے اس لیے کسی دوسرے دین کی اب کوئی ضرورت نہیں رہی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام ديناً (۸۸)

ترجمہ: ''آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور ابدی دین کے منتخب کر لیا''

محمد ﷺ صاحب کی زندگی پر جب ہم وچار کرتے ہیں تو یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ ایشور نے ان کو سنسار سدھارنے کے لیے بھیجا تھا۔ان کے اندر وہ شکتی موجود تھی جو ایک گریٹ ریفامر (مصلح اعظم) اور ایک مہاپرُش (ہستی اعظم) میں ہونی چاہیے۔(۸۹)

مذاہب عالم میں عقیدہ توحید

مذاہب عالم کے دو پہلو ہیں۔ایک ہے خصوصیت (Particularism) کا پہلو اور دوسرا ہے آفاقیت (Universalism) کا پہلو۔اوّل الذکر میں دین کے رسوم و عبادات ہوتے ہیں جبکہ آخر الذکر لوگوں کے نظام زندگی اور دسروں کے ساتھ تعلقات عبارت ہوتا ہے۔(۹۰) مذاہب عالم میں خدا کے تصور کو سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ لفظ خدا یا اللہ کی وضاحت کر دی جائے۔

اللہ دراصل ال الہ ہے یعنی تمام معبودوں سے بڑا معبود اور یہ اسم ذات ہے۔ذات باری تعالیٰ تمام مخلوق کی خالق ہے۔اللہ کی ہستی مادہ (Matter) کے مقابل حی و قیوم سمیع و بصیر صاحب قدرت و ارادہ اور خود شعوری (Self Consciousness) کی حامل ہے۔(۹۱)۔لفظ اللہ قرآن میں 2048 بار استعمال ہوا ہے۔(۹۲)

Who is Allah The Great

The Islamic concept of mankind's place in the universe hinges on the notion that Allah, or God, is the only true reality. There is nothing permanent other than Him. God is considered eternal and "uncreated", whereas everything else in the universe is "created." The Qur'an describes Him in Sura Al-Ikhlas: "Say: He is Allah, Singular. Allah, the Absolute. He begetteth not nor was begotten. And to Him have never been one equal." (see Tawhid for more). The Qur'an condemns and mocks the pre-Islamic Arabs for attributing daughters to Allah (93)

God is considered by Muslims to be omnipotent, omnipresent, and omniscient, while at the same time above and outside of all creation. He is said to be "in Heaven"(94) and "in the heavens and the earth"(95),but also said to be "nearer to him [man] than his jugular vein"(96);He constantly watches all that goes on in the world, and knows all things.(97)

Allah According to Encyclopedia Birtannica

According to the Qur'an, Allah is the creator and judge of humankind, omnipotent, compassionate, and merciful. The Muslim profession of faith affirms that there is no deity but God and emphasizes that he is inherently one: "nothing is like unto him." Everything that happens occurs by his commandment; submission to God is the basis of Islam. The Qur'an and the Hadith contain the 99 "most beautiful names"

of God, including the One and Only, the Living One, the Real Truth, the Hearer, the Seer, the Benefactor, and the Constant Forgiver.(98)

God:. A superhuman person regarded as having power over nature and human fortunes. The creator and ruler of the universe in Christian, Jewish and Muslim teaching.(99)

ہندو مت میں خدا کا تصوّر

لفظ "ہندو" سنسکرت میں دریائے انڈس کے نام "سندھو" سے آیا ہے۔(۱۰۰) ہندو دھرم دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک ہے۔ ہندوازم دنیا کا قدیم ترین مذہب ہے جس کی پیروی آج بھی کی جاتی ہے۔ ہندوازم ایک عوامی مذہب ہے۔ ہندوازم کا کوئی موجد اور کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ یہ ایک غیر اداراتی مذہب ہے۔(۱۰۱) ہندو مذہب کو عام طور پر ویدک دور، برہمن دور اور تریمورتی دور میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔(۱۰۲) عموماً ہندومت کو ایسے مذہب کے طور پر لیا جاتا ہے جس میں کثرت خدا کا تصور ہے۔

درحقیقت بہت سے ہندو اس کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ کئی خداؤں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ کچھ ہندو تین خداؤں جبکہ بعض ہندو تو ۳۳ کروڑ خداؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ تاہم پڑھے لکھے ہندو جو اپنی کتابوں سے واقفیت رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ ہندو کو صرف اور صرف ایک خدا کی ہی پوجا کرنا چاہیے۔ ہندو اور مسلمان کے اعتقاد میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ ہندوؤں کے نزدیک ہر شے خدا ہی ہے جبکہ مسلمان کے نزدیک ہر شے خدا کی ہے۔(۱۰۳)۔ ہندومت کا کوئی بانی نہیں ہے جس نے کوئی بنیادی پیغام دیا ہو۔ نہ عیسیٰ اور محمد (ﷺ) کی طرح کا رہنما، ہندوؤں کے یہاں کنفیوشس کی طرح کا کوئی شخص بھی نہیں ہے۔ ان کے یہاں اپنی ایسی شخصیتیں نہیں ہیں جیسے جینیوں کے یہاں مہاویر (سوامی) بدھوں کے یہاں گوتم بدھ ساکھیہ منی اور سکھوں کے یہاں (گرو) نانک۔ ایک مفہوم کے مطابق ہندومت کا بانی ایک انبوہ ہے جس کی شخصیتیں تاریکی میں ہیں۔(۱۰۴)۔ آیئے اسلام اور ہندومت کی مقدس تحریروں میں یکساں یا برابر کے تصور کا جائزہ

لیتے ہیں۔

بھگود گیتا

ہندومت کی تمام کتابوں میں بھگود گیتا بہت مشہور ہے۔ گیتا میں لکھا ہے ''جن کی فہم مادی خواہشات نے سلب کرلی ہے' انہوں نے دیوتاؤں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں اور پھر اپنی مرضی کے مطابق پوجا کے اصول اپنا لیے ہیں۔(۱۰۵) یہاں گیتا کہہ رہی ہے کہ مادہ پرست لوگ اصل خدا کو چھوڑ کر نیم دیوتاؤں کی عبادت شروع کر دیتے ہیں۔

اپنشد

اس کو بھی ہندوؤں کی مقدس کتاب کا درجہ حاصل ہے۔اپنشد کا زمانہ تصنیف ۸۰۰ق۔م کے بعد کا ہے۔(۱۰۶) اس میں لکھا ہے کہ(ا) ''وہ صرف ایک ہے کسی دوسرے کے بغیر''(۱۰۷)'اُپنشد میں ایک اور جگہ مذکور ہے کہ(ب) ''اس خدائے برتر کا کوئی پالنہار نہیں ہے نہ ہی اس کے ماں باپ ہیں اور نہ ہی کوئی خدا'' (۱۰۸)(ج)'' اس جیسا کوئی نہیں ہے'' (۱۰۹)''کوئی اس جیسا نہیں جس کا نام عظمت والا ہو''(۱۱۰) اُپنشد کے درج ذیل اشعار خدا کو مجسم تصور کرنے سے انسان کو عاجز ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

''اس کا پیکر نظر نہیں آتا' کوئی اسے آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا جو اسے دل اور دماغ سے دیکھتے ہیں وہ ان کے دل میں رہ کر انہیں لافانی بنا دیتا ہے''(۱۱۱)

وید

وید کے لفظی معنیٰ ''مقدس علم'' کے ہیں۔(۱۱۲) ہندومت کی کتابوں میں وید سب سے اہم کتابیں سمجھی جاتی ہیں وید کی چار کتابیں یعنی رگ وید' یجر وید' سام وید اور اتھروا وید زیادہ مشہور ہیں۔

ا۔ یجر وید

یجر وید یعنی قربانی والا وید۔(۱۱۳) اس میں لکھا ہے''اس کا کوئی عکس نہیں''(۱۱۴)

(II) ''وہ بے جسم ہے'' (۱۱۵) (III) ''یہ بھی اس میں درج ہے ''جو قدرتی مظاہر کی پوجا کریں گے' اندھیرے میں داخل ہوں گے' جو سنبھوتی (اشیاء کی تخلیق مثلاً کرسی' میز اور بت وغیرہ) کی عبادت کریں گے اندھیروں کی مزید گہرائی میں غرق ہو جائیں گے'' (۱۱۶) (IV) ایک دعا میں یہ بھی آیا ہے ''ہمیں اچھا رستہ دکھا اور ان گناہوں کو ہٹا دے جو ہمیں بے راہ اور گمراہ بنا دیتے ہیں'' (۱۱۷)

۲۔ اتھر وید

یہ وید منتروں کا وید ہے۔ (۱۱۸) اتھر وید کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں (i) ''بے شک خدا عظیم ہے'' (۱۱۹)

۳۔ رگ وید

یہ تمام ویدوں میں سب سے زیادہ پرانی ہے۔ اس میں ایک ہزار سے زیادہ اشلوک ہے۔ (۱۲۰) رگ وید میں مذکور ہے کہ ''وہ ایک ہی ہے اسی کی عبادت کرو'' (۱۲۱) ایک اور جگہ اس طرح سے لکھا گیا ہے کہ ''ایشور ہی اول ہے اور تمام مخلوقات کا اکیلا مالک ہے۔ وہ زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اسے چھوڑ کر تم کون سے خدا کو پوج رہے ہو؟'' (۱۲۲) رگ وید میں تحریر ہے کہ ''مذہبی بزرگ خدا کو کئی ناموں سے پکارتے ہیں'' (۱۲۳)

۴۔ سام وید

جس کے معنی ''ترنم وید'' کے ہیں۔ ان میں بھجن ہیں۔ ان کو ترنم کے ساتھ گایا جاتا ہے۔ (۱۲۴) اس میں لکھا ہے کہ ''وہ موجودہ' سابقہ اور آئندہ میں سرایت کیے ہوئے ہے اور وہی ذات واحد ہے جو ابدی اور لامحدود صفات کی مالک ہے'' (۱۲۵) ایک دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ''ہم واجب التعظیم نور الٰہی کی شان کبریائی پر مراقبہ کرتے ہیں جو زمین و آسمان اور جنگ کے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے ہے خدا کرے کہ وہ ہماری ذات اور علم کے ارتقاء میں مدد فرمائے۔'' (۱۲۶)

سکھ مذہب میں خدا کا تصور

سکھ مذہب کے بانی کا نام گرونانک ہے۔ اس مذہب میں وحدت الوجود کی تعلیم عام کی گئی

ہے۔ یہ تسلیم کرتا ہے کہ صرف ایک خدا غیر مرئی شکل میں ہے اور اپنی لاتعداد صفات کے ساتھ موجود ہے۔ جس کے مختلف نام ہو سکتے ہیں۔(۱۲۷) گرونانک نے اسلام اور ہندومت کے بہترین اجزاء کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ اسلام سے انہوں نے توحید کی تعلیم حاصل کی۔ سکھ اس خدا کو ''سچا نام'' کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''ایک ہی خدا ہے جس کا نام سچا ہے' وہ خالق ہے' خوف اور عداوت سے مبرا' لافانی' خود ہی وجود میں آجانے والا' آغاز میں سچا تھا' قدیم دور میں سچا تھا' اے نانک وہ اب بھی سچا ہے' وہ ہمیشہ سچا رہے گا''(۱۲۸)

خدا کے تصور کے حوالے سے کسی بھی سکھ کے تصورات کو بہتر انداز میں ''مل منترا'' میں بیان کیا جاتا ہے۔ مل منترا سکھوں کے بنیادی عقائد کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ اسے گروگنتھ صاحب کے شروع میں بیان کیا گیا ہے۔ سری گرنتھ صاحب کی جلد اول' جپجی جی کا پہلا شعر ہے ''صرف ایک خدا کا وجود ہے جو حقیقتاً تخلیق کرنے والا ہے' وہ خوف اور نفرت سے عاری ہے' وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا مگر لافانی ہے' وہ خود سے وجود رکھنے والا' عظیم اور رحیم ہے۔''(۱۲۹) سکھ مذہب میں خدا کا تصور ایک غیر واضح اور مبہم ہے جسے ''ایک اومکارا'' کہا جاتا ہے۔ جب خدا کی واضح صفات بیان کی جائیں تو اسے اومکارا کہا جاتا ہے۔ سکھ مذہب میں خدا کی کئی ایک صفات بیان کی جاتی ہے مثلاً کرتار (خالق)' صاحب (بادشاہ)' اکال (ابدی)' ست نام (مقدس نام)' پروردگار (محبت سے پرورش کرنے والا)' رحیم (رحم کرنے والا) اور کریم (خیر خواہ اور کرم کرنے والا)۔ (۱۳۰) سکھ مذہب میں خدا کے لیے ''واہے گرو'' یعنی ایک سچا خدا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ سکھ مذہب' بت پرستی کی بھی شدید مخالفت کرتا ہے۔(۱۳۱)

زرتشت یا پارسی مذہب میں خدا کا تصوّر

یہ دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ایک ہے۔ ایک ایرانی پیغمبر زرتشت نے پارسی مذہب کی بنیاد رکھی تھی۔ اسے زرتشی مذہب بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی مقدس کتابوں میں ''دساتیر اور آدستا'' شامل ہیں۔ اس کتاب کے پانچ حصے ہیں یعنی یاستا (قربانی اور قربانی کی دعاؤں پر مشتمل ہے)' گاتھا (مذہبی قصائد پر مشتمل ہے)' وسپرڈ (خدا کی حمد و ثناء کا ذکر ہے)' ونڈیڈاو (ارواح خبیثہ سے

مقابلہ کی تدابیر) اور یشت (فرشتوں اور قدیم ایران کے بہادروں کی مدح پر مشتمل ہے) (۱۳۲) پارسی مذہب میں خدا کے لیے "اہورمزدا" کا نام آیا ہے۔ "اہور" کا مطلب "آقا" اور "مزدا" کے معنی "عقل مند" کے ہیں۔ اہورمزدا کا مطلب ہے "عقل مند آقا" یا "عقل مند مالک"۔ اس کے تصور میں بھی ایک خدا کے تصور کا بہت دخل ہے۔ (۱۳۳) مشرق وسطی میں زرتشت نے تقریباً 550 سال قبل مسیح غالباً پہلی بار وحدانیت معبود کے اقرار کے ساتھ خدائے خیر کا نظریہ ہمہ گیر راستی محبت اور اخوت کے عوامل کے حدود میں پیش کیا۔ (۱۳۴)

دساتیر میں خدا کے متعلق یوں بیان کیا گیا ہے i۔ وہ ایک ہے۔ ii۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ iii۔ نہ اس کی ابتداء ہے اور نہ ہی انتہا۔ iv۔ نہ کسا کا کوئی باپ ہے نہ ہی کوئی بیٹا' نہ کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اولاد ہے۔ v۔ وہ بے جسم اور بے شکل ہے۔ vi۔ نہ آنکھ اس کا احاطہ کرسکتی ہے۔ نہ ہی فکری قوت سے اسے تصور میں لایا جاسکتا ہے۔ vii۔ وہ ان سب سے بڑھ کر ہے جن کے متعلق ہم سوچ سکتے ہیں۔ viii۔ وہ ہم سے زیادہ ہمارے نزدیک ہے۔ (۱۳۵) زرتشت ان الفاظ سے اہورمزدا سے مخاطب ہوتا ہے "اے اہورمزدا مجھے ایسا علم عطا فرمائیے جو میرے ذہن کو عمدہ بنائے تا کہ میں صرف ایک خدا کی عبادت کروں۔ زرتشت شرک کی نفی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "اے اہورمزدا میرے نزدیک آپ سب سے بڑے ہیں اور آپ کے علاوہ ہر ایک کی میں اپنے ذہن سے نفی کرتا ہوں۔ زرتشت مذہب کی رو سے تمام اشیاء خالق کا خدا ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور سب کچھ سنتا ہے اور تمام کائنات پر اپنی مرضی سے تصرف کرتا ہے۔ (۱۳۶)

زرتشت ازم میں خدا کی صفات

آوستا' سینا اور گتھا کے مطابق اہورمزدا کی کئی ایک صفات ہیں جو کہ اس طرح سے ہے۔
i۔ خالق یعنی پیدا کرنے والا (۱۳۷)۔ ii۔ بہت قوت یعنی بہت عظمت والا (۱۳۸)۔ iii۔ ہدائی یعنی داتا (۱۳۹)' اسپینا یعنی سخی (۱۴۰)'۔ بعض علمائے تحقیق کا خیال ہے کہ "لا الہ الا اللہ" "زندوآویستا" کے "نیست ایزدیگر یزداں" کا لفظی ترجمہ ہے اور اسی طرح "بنام یزداں بخشش

گرداداز" جس سے زردتشتی (پارسی) اپنی کتابوں کو شروع کرتے ہیں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا ترجمہ ہے(۱۴۱)

بدھ مت میں خدا کا تصوّر

بدھ مت کے موسس کا نام گوتم بدھ تھا۔ یہ کروڑوں انسانوں کا مذہب ہے۔(۱۴۲) بدھ کے نظریات میں کہیں خدا کی مخالفت میں اشارہ تک نہیں ملتا۔(۱۴۳) تاہم بدھ مذہب میں خدا کا کوئی تصور نہیں ملتا اور نہ خود بدھا نے کبھی خدائی کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اپنے آپ کو نجات دہندہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ لیکن خود بدھا کے نزدیک خدا کا تصور نہیں تھا۔ لیکن بدھا کی وفات کے بعد خود اس کے پیروکاروں نے اسے الوہیت کا سب سے اعلیٰ درجہ دے دیا اور اس کے علم کو لامحدود قرار دے دیا گیا۔(۱۴۴)

یہودیت میں خدا کا تصوّر

"یہوواہ" خدائے واحد کا توصیفی نام عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ قدیم اسرائیل میں یہ رائج تھا اس کے لغوی معنی "قادر مطلق" ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں۔ مسلمانوں مفکروں کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے وہی معنی ہیں جو عربی زبان میں "یاھوٗ" کے ہیں سورہ بقرہ کی آیت (۲۵۵اور۱۵) اور سورہ طٰہٰ (آیت (۱۱۰) میں اس کے یہی معنی استعمال ہوئے ہیں۔(۱۴۵) الہامی مذاہب میں یہودیت نے 13 سو سال قبل مسیح خداوند یہواہ کا نظریہ پیش کیا جو نہایت منتقم انداز میں صرف یہودیت کے مفاد کے علاوہ دوسرے انسانوں کے لیے کوئی گوشہءعاطفیت نہیں رکھتا۔(۱۴۶)

تصور خدا اور غیر اللہ کی پرستش سے ممانعت

عہد نامہ عتیق میں اللہ تعالیٰ کے بیسیوں اسماء صفاتی کا ذکر آتا ہے اور ان میں سب سے زیادہ "یہوواہ" نام کو عظمت اور فضیلت دی گئی ہے۔ یہوواہ کے معنی ہیں "اے وہ جو ہے" اور یہ خروج میں موسیٰ علیہ السلام کو بتایا گیا تھا۔ یہ بائبل میں ۶۸۲۳ مرتبہ آیا ہے۔(۱۴۷)۔ یہوواہ میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ یَہوَوَہ، یَہوِ، یَہوٗ، یَہوٗ یہ وہ نام ہے جو بائبل میں ملتے ہیں۔ اس بحث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بائبل میں خدا کا صحیح نام معلوم نہیں ہے اس سے بائبل کی اصلیت

معلوم ہو جاتی ہے۔ (۱۴۸) بائبل میں آتا ہے کہ ''میرے حضور تیرے لیے کوئی دوسرا خدا نہ ہووے'' (۱۴۹)

صفات خدا کا تصوّر

i۔ ''میں نے خداوند کو اس کی کرسی پر بیٹھے دیکھا اور سارا آسمانی لشکر اس کے پاس اس کے داہنے اور اس کے بائیں ہاتھ کھڑا تھا۔ (۱۵۰)

ii۔ ''خداوند آسمان پر سے دیکھ رہا ہے اور تمام انسانوں پر نگاہ رکھتا ہے وہ اپنی حکومت سکونت کے مقام سے زمین کے سب باشندوں کو تاکتا ہے'' (۱۵۱)

یہود کو خدا کا نام لینے کی اجازت نہیں

''تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ مت لے کیونکہ جو اس کا نام بے فائدہ لیتا ہے تو خداوند اسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا'' (۱۵۲)

مندرجہ بالا حکم کے تحت یہود کو خدا کا نام لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہ اس میں خدا کی ہتک اور بے ادبی سمجھتے ہیں جو شخص اس کا نام لیتا ہے اس کو سنگسار کر دیا جاتا ہے۔ سال میں ایک مقدس دن سب سے مقدس انسان سب سے پاک جگہ کے اندر ایک دفعہ اس کا نام لیتا ہے۔ دوسرے سب لوگ خاموشی سے سنتے ہیں۔ (۱۵۳) درج ذیل آیات عہد نامہ عتیق کی پانچویں کتاب تثنائیہ میں درج ہیں۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نصیحت فرماتے ہیں۔ ان عبرانی آیات کا ترجمہ کچھ یوں ہے

i۔ سنو! اے بنی اسرائیل! ہمارا مالک خدا ہے وہ ایک مالک ہے۔'' (۱۵۴)

ii۔ کتاب عیسائیہ کی ایک اور آیت ملاحظہ کیجئے۔

''میں اور میں ہی مالک ہوں میرے سوا بچانے والا کوئی نہیں ہے'' (۱۵۵)

iii۔ ''میں ہی خدا ہوں اور کوئی نہیں میرے سوا کوئی بچانے والا کوئی نہیں ہے۔'' (۱۵۶)

یہودیت میں بت پرستی کی مخالفت درج ذیل آیت سے عیاں ہے۔

''میرے علاوہ کوئی خدا نہیں، تمہیں چاہیے کہ میری کوئی تصویر کشی نہ کرو مجھ سے کسی کی

مشابہت نہیں ہے' نہ آسمان پر' نہ زمین پر اور نہ پانی کے نیچے لہٰذا تم کسی اور کے سامنے نہ جھکو' ان کی طرف نہ دیکھو' میں ہی تمہارا خدا ہوں" (۱۵۷)

iv۔ کتاب ثنائیہ میں بھی اسی طرح کا پیغام ملتا ہے: "میرے علاوہ کوئی اور خدا نہیں' لہٰذا تم میری تجسیم نہ کرو۔ آسمانوں میں' زمین کے اوپر اور پانی کی گہرائیوں میں کوئی بھی میرا ہمسر نہیں ہے۔ پس تمہیں چاہیے کہ تم ان کو سجدہ نہ کرو اور نہ ہی ان کی خدمت کرو۔ میں ہی خدا اور مالک ہوں" (۱۵۸)

v۔ سموئیل کی یہ عبارت بھی لائق توجہ ہے: "خداوند کی مانند کوئی قدوس نہیں کیونکہ تیرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں" (۱۵۹) ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ "اور جو اسرائیل کی قوت ہے وہ نہ تو جھوٹ بولتا ہے اور نہ پچھتاتا ہے' کیونکہ وہ انسان نہیں" (۱۶۰)

vi۔ میں خداوند سب کا خالق ہوں، میں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بچھانے والا ہوں، کون میرا شریک ہے؟" (۱۶۱)

vii۔ پس آج کے دن تو جان لے اور اس بات کو اپنے دل میں جما لے کہ اوپر آسمان میں اور نیچے زمین پر خداوند ہی خدا ہے کوئی دوسرا نہیں" (۱۶۲)

بائبل کا خدا قومی خدا ہے

بائبل میں یہود کا خدا قومی خدا ہے۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کو "خداوند اسرائیل" کے نام سے پکارا گیا ہے۔ ایسے الفاظ استعمال کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ذات مفہوم محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ "اے خداوند اسرائیل کے خدا تجھ سا کوئی خدا نہ اوپر آسمان میں ہے نہ نیچے زمین میں" (۱۶۳)

- خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اس کا فدیہ دینے والا رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں" (۱۶۴)

عیسائیت میں خدا کا تصور

What is Christianity:

Christianity is a monotheistic religion based on the life and teachings of Jesus of Nazareth as presented in the New Testament writings of his early followers. It is the world's largest religion, with an estimated 2.1 billion adherents, or about one-third of the total world population. It shares with Judaism the Hebrew Scriptures (called the Old Testament by Christians), and is sometimes called an Abrahamic religion, along with Judaism and Islam.(165)

لفظ عیسیٰ عبرانی لفظ یسوع کا معرب ہے جس کے معنی "نجات دلانے والا" کے ہیں۔ یہ لفظ یونانی، لاطینی اور انگریزی زبانوں میں "جیسس۔ Jesus" بن گیا۔(۱۶۶)

آج عیسائیت سیاسی حیثیت سے سب سے مقتدر مذہب ہے کیونکہ یہ یورپ کے صاحب اقتدار لوگوں کا مذہب ہے لیکن یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ کہاں حضرت عیسیٰ عدم تشدد اور اہنسا کی تعلیم دیتے تھے اور سماجی نظام کے خلاف جہاد کی تعلیم دیتے تھے اور کہاں یہ گلا پھاڑ پھاڑ کر انکی پیروی کا دعویٰ کرنے والے آج ملوکیت کے حامی ہیں۔(۱۶۷) جناب یسوع مسیح علیہ السلام کی تعلیمات خود منہ سے بولتی ہیں کہ وہ نہ ساری دنیا کے لیے پیام ہدایت کی حیثیت رکھتی ہیں نہ ہردو اور ہر زمانے کے لیے رہنمائی کا سامان مہیا کرتی ہیں۔(۱۶۸) مثلاً "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"(۱۶۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی تعلیمات خالص توحید پر مبنی تھی۔ مگر بعد میں اس کی جگہ تثلیث نے لے لی۔ اس کی رو سے موجودہ عیسائی ایک خدا میں تین ذاتوں کے قائل ہیں۔ جن میں باپ، بیٹا اور روح القدس یا باپ، بیٹا اور کنواری مریم شامل ہیں۔ تثلیث کے عقیدہ کو بادشاہ قسطنطین نے قانونی شکل میں نافذ کر دیا۔ اس طرح تثلیث عیسائیت کا عقیدہ بن گئی۔ سو سال بعد

حضرت مریم کو بھی بطور خدا مذہب کا حصہ بنا دیا گیا۔ یعنی ایک میں تین' تین میں ایک۔ یہ عیسائیت میں شرک کا آغاز تھا۔(۱۷۰) عیسائیوں میں خدا کے وجود کا عقیدہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اسلام میں ہے۔ یہ خدا تمام صفات سے متصف ہے وہ ایک زندہ جاوید وجود ہے اسے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اور "ایک" کو "تین" اور "تین" کو "ایک" ثابت کرنے والے "یسوع مسیح" کے پیروکاروں کی "انجیل مرقس" میں ہے(۱۷۱) جو کہ عبرانی زبان میں اس طرح سے مذکور ہے۔

"Shama Israelu Adonai Ilo Hayno Adna Ikhat"(172)

یعنی "یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خداوند ایک ہی خداوند ہے۔"(۱۷۳)

اناجیل کی مختلف آیات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ موحد تھے اور انہوں نے بار بار لوگوں کو وحدت پرستی کی تلقین کی۔(۱۷۴) مثلاً "پھر کسی سردار نے اس سے سوال کیا کہ اے نیک استاد میں کیا کروں تا کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں تو یسوع نے اس سے کہا "تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟" کوئی نیک نہیں مگر یعنی یک خدا"(۱۷۵)۔

یوحنا میں ہی مزید ارشاد ہے کہ:

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں"(۱۷۶)

عیسائیت میں خدا کے تصور کے بارے میں مزید ارشادات

- "خدوانداپنی مقدس ہیکل میں ہے' خداوند کا تخت آسمان پر ہے"(۱۷۷)
- "خدا حی القیوم ہے"(۱۷۸)
- "اور یہ بھی کہا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا' کیونکہ انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا"(۱۷۹)
- "بقا صرف اسی کو ہے اور اس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی نہ کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے اس کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے۔ آمین"(۱۸۰)
- اے باپ! میں اپنی روح تیرے ہاتھوں سونپتا ہوں وار یہ کہہ کر دم دیا۔(۱۸۱)

❀ خدا کی بادشاہت کی مکمل اطاعت کر اور دنیاوی کاموں سے احتراز کر۔(۱۸۲)

ترک موالات کا مسئلہ اور ایک شبہ کا ازالہ

یہاں اس شبہ کا ازالہ ضروری ہے جو بعض لوگوں کے ذہن میں قرآن پاک کے ان احکام کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس میں کفار اور یہود و نصاریٰ سے ترک موالات کی تعلیم دی گئی۔ چنانچہ ذیل میں ان آیات کو درج کر کے ان کے حقیقی منشاء کو واضح کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

۱۔ ترجمہ: ''اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور دوسرے کفار کو دوست نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔(۱۸۳)

۲۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں کو دوست نہ بنائیں۔ مسلمانوں سے بچاؤ کر کے اور جو شخص ایسا کرے گا سو وہ شخص اللہ کے ساتھ دوستی رکھنے میں کسی شمار میں نہیں مگر ایسی صورت میں کہ تم ان سے کسی قسم کا اندیشہ رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(۱۸۴)

۳۔ وہ اس آرزو میں ہیں کہ جیسے وہ کافر ہیں تم بھی کافر بن جاؤ اور وہ سب ایک طرح کے ہو جاؤ سو ان میں سے دوست نہ بنانا جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔(۱۸۵)

۴۔ منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے اس امر کی کہ ان کے واسطے بڑی دردناک سزا ہے جن کی حالت یہ ہے کہ کافروں کو دوست بناتے ہیں مسلمانوں کو چھوڑ کر(۱۸۶)

۵۔ اے ایمان والو تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کی صریح حجت قائم کرلو(۱۸۷)

۶۔ اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ اور تم میں سے جو شخص دوست بنائے وہ انہیں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(۱۸۸)

آیات مذکورہ بالا کے منجملہ صرف دو آیات پہلی اور چھٹی میں اہل کتاب سے موالات کی ممانعت کی گئی ہے اور بقیہ چار میں کفار و مشرکین سے۔ لیکن چاہے اہل کتاب ہوں یا کفار و مشرکین

ان سے مطلق ترک موالات مقصود نہیں بلکہ اس صورت میں ہے جبکہ مسلمانوں کے مقابلے میں یا ان کے خلاف ہو جیسا کہ ان الفاظ میں ''من دون المومنین'' (مسلمانوں سے تجاوز کر کے) سے ظاہر ہے چنانچہ آخیر آیت نمبر ۶ میں سر رشید رضا لکھتے ہیں کہ ''سابقہ تصریحات سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ موالات سے باہمی امداد و مخالفت مراد ہے اور بعض مفسرین نے قید لگائی ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ مسلمانوں کے خلاف ہو اور یہ ممانعت مسلمانوں کے افراد اور گروہوں کے کے لیے ہے نہ کہ تمام امت کے لیے چنانچہ اگر ایسا نہ ہو تو مخالفت تمام مسلمانوں کے لیے ہوگی اور ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اصول دین میں سے نہیں ہے کہ جو لوگ دین میں اختلاف رکھتے ہیں ان سے موالات نہ کی جائے یہ کیسے ممکن ہے جبکہ آپ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود مدینہ سے مخالفت کی۔(۱۸۹)

تصریحات بالا سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہودی' عیسائی اور مسلمان نہ صرف ثقافتی حیثیت سے متجانس تھے اس لیے کہ یہ تینوں الہامی اور سامی تھے بلکہ ان میں ایک گہرا روحانی ربط بھی ہے یہ رشتہ ''ملت ابراہیمی'' کا رشتہ ہے۔ اس لیے شریعت اسلامیہ میں ان سے خصوصی اور ترجیحی سلوک روا رکھا گیا۔ اہل کتاب میں عیسائیوں کے ساتھ زیادہ ترجیحی سلوک مرعی تھا جس کی وجہ ظاہر ہے کہ باوجود انجیل کی تعلیم میں تحریف کے بلحاظ قرب زمانہ وہ ''ملتِ ابراہیمی'' کی تعلیمات اور اس کی روح سے بیگانہ ہو گئے تھے۔(۱۹۰)

اسلام میں خدا کا تصوّر

اسلام نے مذہب کے لیے ''دین'' کی اصطلاح متعارف کرائی ہے۔ قرآن وسنت میں اسلام اور دین کی اصطلاح بے شمار مقامات پر استعمال ہوئی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے کہ:

ان الدین عند اللہ الاسلام (۱۹۱)

''بے شک اللہ کے نزدیک دین تو صرف اسلام ہے''۔

اسی طرح قرآن مجید میں اسلام کے لیے دین الحق (۱۹۲) کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

اسلام کے سوا تمام مذاہب کی حیثیت قومی یا نسلی مذاہب کی ہے۔اور اپنی اصلیت میں ہر ایک مذہب کسی مخصوص قوم کی اصلاح کی خاطر آیا تھا۔کالے گورے رنگ ونسل اور امیر وغریب کی تفریق صرف اسلام ہی نے عملاً ختم کردینے کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔(۱۹۳)

دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔انسان ہر دور میں اور ہر زمانہ میں کسی نہ کسی شکل میں اس بات کا اظہار کرتا رہا ہے کہ اس کا اور کائنات کا کوئی نہ کوئی خالق ضرور ہے۔اسلام نے اسی اعتراف حقیقت کو ''فطرت'' سے تعبیر کیا ہے۔(۱۹۴) اسلام کا مرکزی اور بنیادی نقطہ توحید ہے(۱۹۵)۔توحید کے متعلق قرآن کا نظریہ ہے کہ وہ ایک پرانی یعنی ازلی وابدی حقیقت ہے جو تمام انبیاء سابق کی تعلیمات کی روح تھی اسی لیے کلام اللہ کی شہادت یہ ہے۔(۱۹۶)

کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملته ابیکم ابراهیم وهو سماکم المسلمین'' (۱۹۷)

ترجمہ: ''تمہارے لیے دین میں کوئی حرج نہیں جو تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور اسی نے تم کو مسلمان کہہ کر پکارا ہے''

توحید تمام انسانوں کو ایک مرکز پر جمع کرتا ہے اور ایک ہی خدا کے بندے ہونے کا احساس دلاتا ہے۔(۱۹۸) توحید کا مرکزی تصور اسلام کی اساس ہے اور یہی اساس اسکو کفار اور مشرکین سے جدا کرتی ہے۔اسی لیے جو ادیان سابقہ عقیدہ توحید پر مبنی تھے جیسا کہ عیسائیت اور موسویت کا حال ہے باوجود تحریف عقیدہ توحید کے ان میں اسلام سے ایک حد تک مماثلت تھی۔یہی وجہ ہے کہ مذاہب عالم کے جاننے والے علماء جب مذاہب کی اصولی تقسیم کرتے ہیں تو وہ اسلام' عیسائیت اور موسویت کو توحیدی مذہب میں داخل کرتے ہیں۔یہاں تک کہ عیسائی پادری بھی یہی کہتے ہیں۔''خدا کے سوا کوئی الہ نہیں' اسلام' عیسائیت اور یہودیت کی طرح ایک خالص توحید مذہب ہے' یہ تینوں مذاہب ایک خدا کو تسلیم کرتے ہیں' لیکن ہر ایک میں اللہ کی ایک مختلف صفت پر

زور دیا گیا ہے"(۱۹۹)

توحید یعنی ایک خدا پر یقین کائنات عالم کی ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کے مظاہر فطرت کے ہر ہر جلوے میں، قدرت کی ہر ہر تعمیر میں اور انسانی زندگی کے ہر ہر گوشے میں عیاں ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات مقدسہ کی طرف نگاہ ڈالو گو ہر دور کے تقاضوں کے مطابق ان کی شریعتوں میں تبدیلیاں ہوئیں لیکن عقائد کے باب میں ہر نبی، ہر رسول یک زبان ہے۔ توریت، زبور، انجیل و دیگر صحف انبیائے بنی اسرائیل گو آج تحریف و تبدیل سے آلودہ ہو چکی ہیں حتیٰ کہ کوئی انسانی زبان اس کی کاملیت کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔(۲۰۰)

اسلام میں خدا کی نہایت جامع اور مختصر تعریف سورہ اخلاص کی چار آیات میں موجود ہیں۔ "قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد، ولم یلد۔ ولم یکن لہ کفواً احد۔ ترجمہ "کہو وہ اللہ ہے، یکتا، سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے"(سورہ اخلاص)۔ سورہ اخلاص دین کی بہترین کسوٹی ہے۔ چار آیات پر مشتمل یہ سورت خدا کے مطالعے کے لیے ایک کسوٹی اور ایک پیمانے کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر کوئی خدائی کا امیدوار ہے تو ضروری ہے کہ اسے بھی اس کسوٹی پر پرکھا جائے۔ چونکہ اس سورت میں اللہ رب العزت کی یکتا صفات کا احاطہ کیا گیا ہے لہذا اس سورۃ کی روشنی میں جھوٹے خداؤں اور الٰہیاتی امیدواروں کو با آسانی رد کیا جا سکتا ہے۔(۲۰۱)

اللہ تعالیٰ کو غذا کی ضرورت نہیں جبکہ انسان کو زندہ رہنے اور نشوونما کے لیے غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔(۲۰۲)

ترجمہ: "کہو کیا اللہ کو چھوڑ کر میں کسی اور کو اپنا سرپرست بنالوں اس خدا کو چھوڑ کو جو زمین و آسمان کا خالق اور جو روزی دیتا ہے روزی لیتا نہیں ہے"(۲۰۳)

اللہ کو آرام و نیند کی ضرورت نہیں ہوتی جبکہ کوئی انسان ایسا نہیں جو آرام کیے بغیر مسلسل زندہ رہ سکتا ہے۔(۲۰۴)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

''اللہ وہ زندہ جاوید ہستی ہے جو تمام کائنات کو سنجالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے''(۲۰۵)

اللہ تعالیٰ کسی چیز اور بات کو نہیں بھولے گا کیونکہ بھول جانا ایک ایسا عمل ہے جو اللہ کے لیے نہیں ہوسکتا ہے بلکہ یہ انسانی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو ظاہر کرتی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے کہ:

ترجمہ: ''(موسیٰ علیہ السلام نے) کہا کہ اس کا علم میرے رب کے پاس ایک نوشتے میں محفوظ ہے میرا رب نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے''(۲۰۶)

اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ خدا کے متعلق یہ اسلامی تصور ہے کہ وہ ہر چیز کی قدرت اور طاقت رکھتا ہے۔

قرآن میں کئی جگہ آیا ہے:

ترجمہ: ''اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''(۲۰۷)

انسان کی فطرت ایک ایسا خدا چاہتی ہے جس سے وہ براہ راست مربوط ہو سکے۔ مگر موجودہ مذاہب اس کو ایسا خدا دیتے ہیں جس سے وہ صرف بالواسطہ طور پر مربوط ہو سکتا ہے۔ تمام مذاہب میں صرف اسلام ہے جو انسان کو براہ راست خدا سے ملاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام آج بھی اپنی اصلی الہامی شکل میں باقی ہے۔ جبکہ دوسرے الہامی مذاہب ملاوٹ کی وجہ سے اصلی صورت کھو چکے ہیں۔(۲۰۸)

ارشادِ ربانی ہے کہ:

❁ "ولم یکن لہ کفواً احد"

''اور کوئی اس کا ہمسر نہیں''(۲۰۹)

دوسری جگہ ارشاد ہے

"لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر"

ترجمہ: ''کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں وہ سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے''(۲۱۰)

❁ "لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر "

ترجمہ: "نگاہیں اس کو پا نہیں سکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے(۲۱۱)

❁ "اھدنا الصراط المستقیم .صراط الذین انعمت علیھم "

ترجمہ: "اے اللہ ہمیں سیدھی راہ پر چلا ان لوگوں کی راہ پر جن پر انعام کیا"(۲۱۲)

❁ "عالم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال"(۲۱۳)

ترجمہ: "وہ پوشیدہ اور ظاہر ہر چیز کا عالم ہے۔وہ بزرگ ہے اور ہر حال میں بالاتر رہنے والا والا ہے"

❁ "کہہ دو کہ اللہ ایک ہی ہے"(۲۱۴)

❁ "آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے"(۲۱۵)

❁ "لہ الاسماء الحسنٰی"(۲۱۶)

یعنی اسکے اچھے اچھے نام ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

"قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی"(۲۱۷)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

"وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوبھا" (۲۱۸)

"یعنی اور اللہ کے لیے ہیں سب اچھے نام سو اس کو وہی نام کہہ کر پکارو"

❁ "وہ اللہ حی القیوم ہے"(۲۱۹)

❁ "وہ اللہ ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین چھ دن میں"(۲۲۰)

❁ "اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے"(۲۲۱)

❁ "وہ اللہ ہے جو سب سے اول اور سب سے آخر ہے"(۲۲۲)

اچھے اور غیر مسلموں کی تعریف

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ:

- ''اہل کتاب سب برابر نہیں ہیں۔ایک جماعت ان میں اب بھی قائم ہے تلاوت کرتے ہیں اللہ کی آیات' اوقات شب میں سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' نیکی کا حکم کرتے ہیں۔ برائیوں سے روکتے بھی ہیں اور بھلے کاموں میں جلدی کرتے ہیں یہی صالح لوگ ہیں اور جو بھی نیک کام یہ کرینگے۔اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔اللہ تو پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے۔(۲۲۳)
- ''تم ایمانداروں سے مودت و دوستی میں قریب تر ان کو پاؤ گے جو خود کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ ان میں قسیس و رہبان' حلیم و فروتن لوگ پائے جاتے ہیں۔(۲۲۴)
- بے شک وہ جو ایمان لے آئے ہیں اور وہ جو یہودی ہیں اور وہ جو نصاریٰ ہیں اور وہ جو صابی ہیں ان میں سے ہر وہ شخص جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور عمل صالح کرتا رہتا ہے تو ایسے لوگوں کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے ان کے لیے نہ تو ان پر خوف کا تسلط ہوگا' نہ وہ غم زدہ ہی ہوں گے۔''(۲۲۵)

آپ ﷺ کی جانب سے بین المذاہب عالمی اتحاد کی لیے معاہدات

معروف محقق اور سیرت نگار ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنی منفرد کتاب "The First Written Constitution" میں تحقیق اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ''میثاق مدینہ'' دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور ہے'' (۲۲۶) میثاق مدینہ اپنے نفس مضمون اور مافیہ کے اعتبار سے بھی اعلیٰ ترین دستوری و آئینی خصوصیات کا مرقع ہے۔ میثاق مدینہ میں وہ تمام بنیادی خصوصیات جو ایک مثالی آئین میں ہونی چاہئیں نظر آتی ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی حاکمیت' رسول اللہ کی حاکمیت' سیاسی وحدت کا تصور' مقامی رسوم و قانون کا احترام' بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت' مذہبی آزادی کا تحفظ' اقلیتوں کا تحفظ اور خواتین کا تحفظ وغیرہ۔(۲۲۷) تاریخ ساز میثاق مدینہ واضح طور پر دو حصوں میں تقسیم ہے پہلے حصہ میں ۲۳ دفعات ہیں اور دوسرے حصے میں ۲۴۔(۲۲۸) پہلا حصہ مسلمانوں سے باہمی

تعلقات اور حقوق وفرائض کی نشاندہی کرتا ہے جب کہ دوسرا حصہ اہل اسلام اور دیگر اہل مدینہ کے باہمی تعلقات' حقوق وفرائض اور دیگر امور کی وضاحت کرتا ہے۔(۲۲۹) ''میثاق مدینہ' میں واضح اور دوٹوک الفاظ میں اس امر کی وضاحت کردی گئی ہے کہ غیر مسلم یہودیوں کو ان کے دین کی پوری آزادی ہوگی' چنانچہ ایک دفعہ کے الفاظ یہ ہیں

" للمسلمین دینهم و للیهود دینهم "

ترجمہ: ''مسلمانوں کیلئے مسلمانوں کا دین اور یہودیوں کیلئے یہودیوں کا دین ہے''(۲۳۰)

مدینہ میں جتنے بھی لوگ بستے تھے ان کو دینی' عدالتی اور قانونی آزادی کا اطمینان دلایا گیا تھا۔(۲۳۱) میثاق مدینہ کی دفعہ ۲۵ کے تحت یہود مدینہ اور انصار ومہاجرین (اسلامی برادری) ایک اُمت (سیاسی وحدت) متصور ہوں گے یہودی اپنے دین پر رہنے کے مجاز ہیں اور مسلمان اپنے دین پر (۲۳۲) اس تاریخ ساز معاہدہ کی بدولت مذہبی آزادی' بھائی چارگی اور رواداری کا اصول وضع ہوا نیز جن بنیادوں پر غیر مسلموں سے اتحاد وتعاون ہوسکتا ہے ان کی نشاندہی ہوئی۔(۲۳۳) قبائلی عصبیت وقومیت کا خاتمہ ہوا اور عالمگیر برادری کا قیام عمل میں آیا۔غیر مسلموں اور مختلف المذاہب افراد واقوام کے حقوق وفرائض اور مذہبی رواداری کا اصول وضع ہوا' چنانچہ یہود مدینہ اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو مذہبی رواداری پر مبنی اس تاریخی معاہدہ کی بدولت درج ذیل حقوق ومراعات حاصل ہوئی۔

۱۔ اللہ کی حفاظت وضمانت ہر فریق کو حاصل ہے۔

۲۔ امت کے غیر مسلم ممبروں کو بھی مسلمانوں کی طرح سیاسی وارمذہبی حقوق حاصل ہیں۔امت کے ہر گروہ کو مذہبی آزادی اور اندرونی خودمختاری حاصل ہے۔

۳۔ اُمت کے دشمنوں سے مسلم اور غیر مسلم مل کر جنگ کریں گے اور مشترکہ طور پر اخراجات برداشت کریں گے مسلم اور غیر مسلم دونوں ایک دوسرے کے بہی خواہ ہیں۔(۲۳۴)

اس تاریخ ساز معاہدہ کی بدولت مذہبی آزادی اور رواداری کا اصول وضع ہوا' نیز جن بنیادوں پر غیر مسلموں سے اتحاد وتعاون ہوسکتا ہے ان کی نشاندہی ہوئی۔(۲۳۵) اس تاریخی

معاہدے کی بدولت بقول ولیم میور آپ ﷺ نے ایک عظیم مدبر اور سیاست دان کی طرح مختلف الخیال اور باہم منتشر لوگوں کو متحد اور یکجا کرنے کا کام بڑی مہارت سے انجام دیا۔ آپ ﷺ ایک ایسی ریاست اور معاشرے کے قیام میں کامیاب ہوئے جو بین لااقوامیت کے اصول پر مبنی تھا۔(۲۳۶)

نامور عرب محقق اور سیرت نگار محمد حسین ہیکل لکھتے ہیں کہ یہ وہ تحریری معاہدہ ہے جس کی بدولت رسول اکرم ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ انسانی معاشرے میں قائم فرمایا جس سے شرکائے معاہدہ میں ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدہ و مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہوا' انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی۔(۲۳۷)

۶ ھ میں آپ ﷺ نے کوہ سنائی کے قریب واقع راہب خانہ سینٹ کیتھرین کے راہبوں کو بلکہ سارے عیسائیوں کو ایک سند نامہ حقوق (Charter) عطا فرمایا جس کے بارے میں بجا طور پر کہا گیا ہے کہ دنیا کی تاریخ' روشن خیالی اور رواداری کی جو اشرف ترین یادگاریں پیش کر سکتی ہیں ان میں سے ایک ہے۔ اسے مورخین اسلام نے حرف بہ حرف قلم بند کیا ہے۔ وسعت نظر' روشن خیالی' اعتدال پسندی' رواداری اور آزادی خیال کا ایک حیرت انگیز نمونہ ہے۔ اس دستاویز کے تحت انہیں ایسی استثنائی مراعات حاصل ہوئیں جو انہیں اپنے ہم مذہب حکمرانوں کے تحت بھی نصیب نہ ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے عیسائیوں کی حفاظت' ان کے گرجاؤں اور ان کے پادریوں کے مکانوں کی پاسبانی اور انہیں ہر طرح کے گزند سے بچانے کی ذمہ داری اپنی ذات پر بھی اور اپنے متبعین پر بھی عائد کی۔ نہ انکے پادری کو نکالا جائے گا' کسی عیسائی کو اپنا مذہب ترک کرنے پر مجبور نہ کیا جائے گا' کسی راہب کو اس کے راہب خانے سے خارج نہ کیا جائے گا اور کسی زائر کو سفرِ زیارت سے نہ روکا جائے گا۔ ان کو اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ مسجدیں یا مسلمانوں کے رہنے کے مکان بنانے کے لیے کوئی گرجا مسمار نہ کیا جائے گا۔(۲۳۸)

مذاہب کی مشترکہ خصوصیات

اسلام نے جو رویہ دوسرے ادیان کے متعلق اختیار کیا ہے اس کی بنیاد اس تعلیم پر ہے کہ صحیح

دین ہمیشہ سے توحید ہی رہا ہے اور ان توحیدی ادیان کے ہاں بنیادی اخلاقی اقدار مشترک رہے ہیں۔ قرآن نے توحیدی عقائد رکھے والے گروہوں سے جو تعاون کی اپیل کی ہے وہ تمام مہذب انسانیت سے تعاون کی اپیل ہے۔ تمام توحیدی مذاہب میں نیکی اور تقویٰ کی تعریف تقریباً یکساں طور پر کی گئی ہے۔ دوسرے توحیدی مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ اسلام کا رویہ ایجابی وافہام و تفہیم کا ہے۔ قرآن ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو صداقت یا نجات کی اجارہ داری کا دعویٰ کرتے ہیں۔(۲۳۹)

جیسا کہ ''دنیا کے مذاہب'' "Religiong of the World" میں بیان گیا ہے کہ تقریباً تمام ہی مذاہب میں مشترکہ خصوصیات پائی جاتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

ا۔ مافوق الفطرت یا کسی اور قطعیت کی حامل ایسی قوت پر یقین رکھنا جو عام انسانی وجود اور تجربے سے ماورا ہونے کے باوجود بنیادی حقیقت ہے۔

ب۔ پاک اور ناپاک اشیاء موقع اور محل کے درمیان تھوڑا بہت امتیاز کرنا۔

ج۔ مقدس اشیاء کے گرد مذہبی رسوم کی حوصلہ افزائی یا اہتمام کرنا۔

د۔ عبادت اور خدا سے ربط و تعلق کی حوصلہ افزائی کرنا۔(۲۴۰)

۱۸۹۳ء اور ستمبر ۱۹۹۳ء میں شکاگو میں مذاہب عالم کی پارلیمنٹ منعقد ہوئی۔(۲۴۱) مذاہب عالم کی پارلیمنٹ نے عالمی اخلاقیات کے اعلان میں تمام مذاہب کی متعدد مشترکہ خصوصیات کو تسلیم کیا۔ مذہبی رہنماؤں نے تشدد، عدم مساوات، عدم رواداری اور معاشی ناانصافی کی مذمت کی۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ کسی مذہب کو کسی اور مذہب کے ماننے والوں سے نفرت، امتیازی سلوک کرنے یا اس پر قدغن لگانے کی کا کوئی حق نہیں۔(۲۴۲)

عالمی اتحاد کے فروغ کے لیے مختلف مذاہب سے مذہبی و معاشرتی حسن سلوک کی اجازت

عقیدہ توحید کی بنیاد پر مذاہب عالم کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے طرز عمل اور برتاؤ کی بنیاد فراہم ہوتی ہے۔ جہاں قرآن کے احکام اور احادیث کی تصریحات کے تحت غیر مسلموں کے

ساتھ اسلام میں بنیادی تعلیمات کے بارے میں کسی قسم کی مفاہمت کو روا نہیں رکھا گیا ہے وہاں عیسوی اور موسوی مذہب کے پیروؤں (اہل کتاب) کے ساتھ طرز عمل میں ایک نمایاں امتیاز رکھا گیا ہے۔ اس خصوصی برتاؤ کی چار خصوصیات ہیں۔

۱۔ دعوت اتحاد و نظریاتی

اس کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اہل کتاب کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ توحید اور الوہیت کی بنا پر جو انسانی فطرت کی آوازہ آپس میں متحد ہو جائیں چنانچہ قرآن کے الفاظ میں انہیں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ”قل یا اھل الکتب تعالوا الیٰ کلمۃ سواءِ بیننا و بینکم الا نعبد الا اللّٰہ“ (۲۴۳) ترجمہ ” کہہ دو کہ ایک ایسے کلمہ پر متفق ہو جائیں جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے کہ ہم سوائے اللہ کے کسی اور کی عبادت نہیں کریں گے“

۲۔ اھل کتاب کے ذبیحہ کا جواز

انسان کی بنیادی ضروریات میں غذا کی اہمیت ظاہر ہے کہ اسی پر بقائے ذات کا انحصار ہے۔ اسلام آئیڈیالوجی میں حلال غذا کا بہت اہم مقام ہے۔ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق جائز اور ٹھیک طور پر تیار ہوا ان شرائط کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ صرف اسی غذا کو استعمال کر سکتے ہیں جو اسلامی احکامات کے مطابق تیار ہوئی ہوں لیکن اہل کتاب کی تیار کی ہوئی غذا اور ان کے ذبیحہ کے متعلق یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیے بہ نسبت دیگر غیر مسلموں کے جائز ہوگی۔

چنانچہ اس بارے میں قرآن پاک کا حکم ہے کہ:

”قال اللہ تعالیٰ“ الیوم احل لکم الطیبات و طعام الذین اوتو االکتاب حل لکم و طعامکم حل لھم (۲۴۴)

اسی طرح حدیث جو مسلمانوں کی شریعت (قانون) کا دوسرا بڑا ماخذ ہے۔ (۲۴۵)

یہ حکم موجود ہے۔ ”پوچھا ایک سائل نے نبی ﷺ سے حکم طعام نصاریٰ کا تو فرمایا نہ خلجان میں تیرے سینہ میں (یعنی دل میں) کوئی کھانا، کیا مشابہ ہو گیا تو نصرانی لوگوں کے ساتھ و کہا ہے ترمذی نے کہ عمل ہے اسی حدیث پر سب اہل علم کا نزدیک رخصت اور اجازت کا کھانے

میں اہل کتاب کے۔

کتاب وسنت کے ان ہی احکام کی بناپر مسلمانوں کی شریعت کا حکم یہی ہے کہ اہل کتاب کا کھانا اور ذبیحہ مسلمانوں کے لیے جائز ہے۔ یہ بات اسلامی شریعت (فقہ) کی ہر ایک کتاب میں موجود ہے۔ یہاں صرف ایک حوالہ دینا کافی ہوگا ''نہیں کچھ مضائقہ یہود ونصاریٰ کے سب قسم کے کھانے میں ذبیحہ اور اس کے سوا'' (۲۴۶)

۳۔ اہل کتاب کے ساتھ ازدواج کی اجازت

انسان کی بنیادی احتیاج کے بعد جو بقائے ذات اور زندگی کے لیے ضروری ہے۔ انسان کی تیسری اہم ضرورت بقائے نسل اور نظم معاشرت ہے جس کی بنیاد عائلی زندگی پر ہے۔ اس لیے اسلام نے اس امر کا خاص اہتمام کیا ہے کہ ایسا ماحول نہ پیدا ہو جو اسلامی آئیڈیالوجی کے تحفظ اور ترقی کے لیے ناساز گار ہو نیز اولاد کے ذریعہ جو خاندان اور معاشرہ بنے وہ اسلامی ہو اس مقصد کے لیے یہ ضروری تھا کہ غیر مسلموں سے نکاح اور ازدواجی تعلقات کو ممنوع قرار دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''تم مشرک عورتوں سے شادی نہ کرو یہاں تک وہ مسلمان ہو جائیں۔ مسلمان لونڈیاں مشرک عورتوں سے بہتر ہیں چاہے وہ مشرک تمہیں پیاری معلوم ہوں اور نہ مشرکوں سے نکاح کرو جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں کیونکہ مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے چاہے وہ تمہیں بہتر ہے'' (۲۴۷) لیکن اس حکم سے اہل کتاب کو مستثنیٰ قرار دیا گیا چنانچہ قرآنی حکم ہے۔ ترجمہ ''مومن عورتوں میں سے محصنات اور سابقہ اہل کتاب سے نکاح کر سکتے ہو جبکہ مہر موعودہ ادا کر دو اور۔۔۔۔تم پاکدامنی اور بدکاری سے بچنا چاہتے ہو اور چوری چھپے آشنائی سے'' (۲۴۸)۔

پیغمبر اسلام کی تصریحات اور احادیث

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''ہم اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کریں۔ اہل کتاب ہماری عورتوں سے نہ کریں'' (۲۴۹)۔

حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے فرمایا کہ:

''مسلمان نصرانی عورت سے شادی کرے لیکن عیسائی مسلمان عورت سے شادی نہ کرے''(۲۵۰)

چنانچہ ابن کثیر آیت مذکورہ کی تائید میں کہتے ہیں کہ:

''صحابہ کی ایک کثیر تعداد نے عیسائی عورتوں سے شادی کی اور اس میں کوئی حرج نہیں دیکھا''

قرآن اور حدیث کے ان احکام کی بنا پر اسلامی شریعت کی ہر ایک چھوٹی بڑی کتاب کی رو سے نہ صرف اہل کتاب عورتوں سے بلا تبدیل مذہب نکاح کر سکتے ہیں بلکہ ان کو نکاح کے بعد بھی اپنے مذہب پر قائم رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم ذیل میں دو حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

ا۔ ''مسلمان کے لیے اہل کتاب عورت سے چاہے وہ حربی ہو یا ذمی چاہے آزاد ہو یا لونڈی نکاح جائز ہے۔''(۲۵۱)

ب۔ سنت جماعت کے فرقوں میں مسلمان مرد کا کسی دین الہامی کی عورت سے یعنی کتابیہ سے جیسے یہودی اور عیسائی میں نکاح کرنا شرعاً جائز ہے''(۲۵۲)

۴۔ اهل کتاب کی معاشی امداد وکفالت

تمدن اور سیاسی حقوق کی اصلی کسوٹی وہ معاشرتی انصاف ہے جو مملکت کے وسائل کے ذریعہ عطا ہوتا ہے یعنی معاشرہ کے محتاج اور غریب طبقات کو بنیادی ضروریات مہیا کی جاتی ہیں۔ اسلامی نظام زندگی میں محصول زکوٰۃ اس کا ضامن ہے جس کی ادائیگی کی قانونی ذمہ داری تو صرف مسلمانوں پر لازمی طور پر عائد ہوتی ہے لیکن اہل کتاب کو بھی اس زکوٰۃ سے استفادہ کا مستحق قرار دیا گیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے بیت المال کے عامل کو لکھ بھیجا ''اللہ کے اس قول میں کہ:

"انما الصدقات للفقراء و المساكين "(۲۵۳)

ترجمہ: ''زکوٰۃ جو ہے سو حق ہے فقراء کا اور مساکین کا''

فقراء سے مسلمان اور مساکین سے اہل کتاب مراد ہیں (۲۵۴)

اہل کتاب کے ساتھ خصوصی برتاؤ کی ان چار خصوصیات کے اس پہلو پر زیادہ زور دینے کی

ضرورت ہے کہ ان کا کسی فرد یا معاشرہ کی زندگی میں کتنا اہم مقام ہے۔لیکن اس امر کو دہرانا مفید ہوگا کہ دنیا کے دیگر مذاہب کے پیروؤں کے مقابلے میں اہل کتاب سے ایک قسم کی یگانگت اور خصوصی امتیاز روا رکھا گیا ہے جس کی حد یہ ہے کہ ان دونوں مذاہب (یعنی عیسائیت اور موسویت) کی الہامی کتابوں اور ان دونوں کے رسولوں پر ایمان لانا بھی مسلمانوں کے لیے ایسا ہی لازمی قرار دیا گیا ہے جس طرح قرآن پاک اور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ اہل مشابہت سے ذکر فرماتے ہیں۔

اسی طرح ابن عباس فرماتے ہیں کہ:

"انتم اشبه الامم بنی اسرائیل سمتاً و هدیاً"

ترجمہ: "اے مسلمانو! تم بنی اسرائیل سے بہت مشابہ ہو خصلتوں اور عادتوں میں"(۲۵۵)

عالمی اتحاد کے لیے عیسائیوں سے ترجیحی سلوک

جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے ان کے ساتھ تو اور زیادہ ترجیحی برتاؤ کیا گیا ہے۔چنانچہ نجاشی کے نام آپ ﷺ اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں:

"واشهد ان عیسیٰ بن مریم روح الله و کلمته القاها الی مریم البتول الطیبته المحصنته فحملت بعیسیٰ فخلقه الله من روحه و نفخه کما خلق آدم بیده"

ترجمہ: "اور گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰؑ بن مریم خدا کی روح اور کلمہ ہیں، خدا نے ان کو مریم بتول پاک پر ڈالا جس سے وہ حاملہ ہوئیں تو خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی روح اور نفخ سے پیدا کیا جس طرح آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا"۔(۲۵۶)

اس طرح نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت اور صداقت کی توثیق فرمائی بلکہ آپ کی والدہ محترمہ حضرت مریم کی پاکدامنی کا اعلان فرما کر عیسائیت کی تائید میں زبردست اور کامیاب وکالت فرمائی۔عیسائیوں کے ساتھ اسلام کی یہ خصوصی ہمدردی بلاوجہ نہیں تھی بلکہ اس مودت کا جواب تھا جس کا اشارہ حسب ذیل آیت میں کیا گیا ہے اور جس کی تصدیق حبش کے عیسائی بادشاہ کے طرز عمل سے ہوتی ہے ترجمہ "اے پیغمبر تم ایمان والوں کی عداوت میں سے سب

سے سخت یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ایمان والوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو خود کو نصاریٰ کہتے ہیں اس لیے کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں۔(۲۵۷) اس آیت قرآنی میں بیان کی ہوئی مودت کا یہ اثر تھا کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنی زندگی میں عیسائیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا اور ان کو غیر معمولی مراعات دیں۔ چنانچہ ان سے جو معاہدہ کیا گیا اس کے شرائط اس کی گواہی ہیں۔ ترجمہ "اہل نجران کو اللہ کی حفاظت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری حاصل ہوگی ان کی جان اور مذہب اور ملک اور اموال کے متعلق تمام موجودہ اشخاص اور غیر موجودہ اور ان کی قوم اور ان کے پیرو اس ذمہ داری میں شامل ہوں گے ان کی موجودہ حالت تبدیل نہیں کی جائیگی ان کے حقوق میں سے کوئی حق بدلا نہیں جائے گا اور جو کچھ تھوڑا بہت ان کے قبضے میں ہے اس میں کوئی تغیر نہ کیا جائے گا۔" اسی قسم کی مراعات عرب کے دیگر عیسائیوں کو دی گئی تھی جن کی شہادت ایک انگریز مورخ اس طرح دیتا ہے۔

"خود رسول اللہ ﷺ نے چند مسیحی قبائل سے عہدنامے کیے تھے جن میں آپ نے عیسائیوں کی حفاظت کا اور پابندی مذہب میں ان کے آزاد رہنے کا ذمہ اور ان کے قسوس کے دیرینہ حقوق و اختیارات کے بحال رہنے کا وعدہ فرمایا تھا"(۲۵۸)

خلفائے راشدین کا طرز عمل

رسول اللہ ﷺ کے اس طرز عمل کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ خلفائے راشدین نے ہمیشہ عیسائیوں کے ساتھ خصوصی اور امتیازی سلوک روا رکھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے عیسائیوں کے مقدس مقام کا اس قدر احترام کیا کہ اس کی فتح کے موقع پر بہ نفس نفیس بیت المقدس تشریف لے گئے۔ آپ کا یہ سفر نہایت سادگی سے ہوا۔ مقام جابیہ میں دیر تک قیام کر کے بیت المقدس کا معاہدہ صلح ترتیب دیا۔(۲۵۹) اس میں عیسائیوں کو مراعات عطا فرمائیں اس معاہدہ کو خود آپؓ نے لکھا "یہ وہ امان ہے جو اللہ کے غلام امیر المومنین عمرؓ نے ایلا کے لوگوں کو دی یہ امان ان کی جان مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے تمام مذاہب والوں کے لیے ہے۔ وعدہ کیا جاتا ہے کہ نہ ان کے عبادت خانوں پر قبضہ کیا جائے گا نہ انہیں گرایا جائے گا، نہ ان کو اور نہ ان کے احاطے کو کچھ نقصان پہنچایا

جائے گا۔ ان کے دینی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔ نہ ان کی صلیبوں کو نہ ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی۔ مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا" (۲۶۰) اس فیاضانہ سلوک کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ بطریق نے حضرت عمرؓ کو اپنے مقدس گرجے میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ (۲۶۱) اس کے متعلق ایک عیسائی مصنف کا بیان ملاحظہ ہو" یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب بطریق نے حضرت عمرؓ سے مقدس عیسائی گرجا میں نماز پڑھنے کی دعوت دی تو حضرت عمرؓ نے اس بنیاد پر انکار کیا کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو پھر مسلمان اس واقعہ کو اس امر کے نظیر بنالیں گے اور عیسائیوں کو کلیسا سے بے دخل کردینگے اور کلیسا کو مسجد بنالیں گے"۔ (۲۶۲) باہر نکل کر سیڑھیوں پر تنہا نماز ادا کی پھر آپ نے بطریق کو اس مضمون کی ایک تحریر بھی لکھ کر دیدی کہ گرجا کی سیڑھیوں پر بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کی جائے اور نہ اذان دی جائے۔ (۲۶۳)

اس کا یہ اثر تھا کہ بعد کے دور میں ہمیشہ مسلم حکمرانوں نے بھی عیسائیوں سے فیاضانہ سلوک کیا۔ مشہور فرانسیسی مستشرق کارادے واسی (Karade Vasy) اپنی کتاب "ابن سینا" میں لکھتا ہے کہ "خلیفہ مامون عباسی بلاد روم کی فتح کے سلسلے میں ایک مرتبہ شہر حمران پر پہنچا وہاں بعض ایسے لوگوں سے ملا جن کا عجیب وغریب لباس تھا پس ان سے پوچھا کہ کیا تم یہودی ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، پھر پوچھا کہ تمہارے پاس اللہ کی کوئی کتاب ہے؟ اور کوئی اللہ کا نبی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں تو پھر ان سے کہا کہ اگر تم اسلام کو ناپسند کرتے ہو تو عیسائی ہو جاؤ یا یہودی ہو جاؤ یا ایسا دین اختیار کرو جس کو مسلمان جانتے اور مانتے ہوں" (۲۶۴) مامون کا یہ واقعہ منفرد اور صرف اسی دور کا واقعہ نہیں ہے جبکہ مسلمان غالب تھے اور صلیبی لڑائیوں کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا بلکہ ہر دور کا آئینہ دار ہے کیونکہ مسلمانوں کا یہ طرز عمل اس گہرے ثقافتی اور سیاسی ہمدردی کا قدرتی نتیجہ تھا جو آغاز اسلام سے پائی جاتی ہے اور جس کی نشان دہی سیرۃ اور عہد نبوی ﷺ کے واقعات سے ہوتی ہے۔ (۲۶۵) حضرت خالد بن ولیدؓ نے دمشق کی فتح کے بعد اہل شہر یعنی عیسائیوں کو بذریعہ معاہدہ امان دی۔ (۲۶۶)

اسلام اور عیسائیت میں مماثلت عالمی اتحاد کی بنیاد بن سکتی ہے

۱۔ ان دونوں امتوں (مسلم و مسیحیہ) کے کارناموں میں صورت و حقیقت کی نسبت قائم ہوئی اور اسی لیے دونوں کے نظاموں میں ہم رنگی اور مطابقت بھی قدرتی طور پر نمایاں ہوئی تو ضرور تھا کہ وہ نصرانیوں کا تصوری نظام اسلام کے حقیقی نظام کے لیے اسی طرح وجہ تعارف ہو جس طرح صورت اپنی حقیقت کے لیے باعث تعارف و پہچان ہوتی ہے جسے اسلامی تشریع کے دقیق حقائق پہچاننے ہوں وہ نصرانی تمدن کی صورت و اشکال کو آنکھوں کے سامنے لے آئے تو ان حقائق کو جلد پہچان سکے گا گویا یہ دونوں مادی اور روحانی نظام ایک ہی شے کے دو رخ ہیں جو ایک دوسرے پر منطبق ہیں" (۲۶۷)

۲۔ اسلامی فطرت کا باطنی رخ اگر امت مسلمہ کے ہاتھوں وجود پذیر ہوسکتا تھا تو اسلام ہی کی فطرت کا دوسرا حسی اور مادی رخ اس قوم کے ہاتھوں کھلنا چاہیے تھا۔ اس امت مسلمہ کے سامنے اسلام کا تشریعی یعنی میدان کھول دیا گیا کہ اس سے اصول اسلامیہ کا پابند ہو کر اس کے علم سے تربیت پائی تھی اور امت نصرانیہ کے لیے اسلام کی تکوینی صورتوں اور حسی معاملات کی شاہراہ وسیع کر دی گئی کہ انہوں نے داعی اسلام کا اتباع کیے بغیر محض علمی صورتوں سے روشنی حاصل کی تھی پس جونہی کہ اس کا وقت آن پہنچا کہ دنیا کے سامنے اسلامی حقائق و اشگاف کی جائیں اور بلحاظ کمیت ساری دنیا کی مختلف الخیال اقوام کی اسلامی مقاصد سے آشنا بنایا جائے' دونہی صورت پسند نصرانی امت کو انہی قرآنی اصول کی روشنی میں سلیقہ دیا گیا کہ وہ ہر اسلامی حقیقت کے بالمقابل اس کی ایک دلچسپ مادی مثال مہیا کرے تا کہ حس پسند اقوام اور ظاہر بینوں کے لیے اسلامی حقیقت دلپذیر ہو جائے اور کسی مادی طبعی انسان کو بھی اس کے انکار کی جرات نہ ہو۔ (۲۶۸)

اسلامی معاشرہ میں عیسائیوں کے ساتھ مساویانہ سلوک

عیسائیوں کے ساتھ اسلام کے ترجیحی سلوک کا سب سے بڑا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ اسلامی معاشرہ و مملکت میں ان کو برابر کا شریک قرار دیا گیا ہے حالانکہ اسلامی مملکت ایک نظریاتی

مملکت ہونے کے باعث اس میں اس امر کا پورا پورا بندوبست رکھا گیا ہے کہ جو اشخاص وطبقات اس مملکت کے تقاضے اور مزاج سے ہم آہنگ نہ ہوں ان کو اس کا پابند نہ بنایا جائے یعنی اس میں شریک نہ کیا جائے جس کی آگے صراحت ہوگی۔ لیکن عیسائیوں کے بارے میں چونکہ اسلامی تعلیمات کا رجحان یہ تھا کہ وہ اصلاً چونکہ توحید اور پیغمبر برحق (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور صحیفہ اولیٰ (انجیل) پر یقین رکھتے ہیں اس لیے باوجود انجیل میں تحریف اور اس کے منسوخ ہونے کے اسلامی مملکت کے طبعی مزاج سے بیگانہ نہیں قرار دیئے جاسکتے اور ان کو اسلامی مملکت میں شریک کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ نظریاتی مملکت کے شہری کے تمام فرائض وواجبات کو ادا کرنے پر آمادہ ہوں جزیہ یا خراج کی ادائیگی ودیگر غیر مسلموں کی طرح مساوی حقوق' قانونی وسیاسی کے معارض نہیں قرار دیا جاسکتا۔(۲۶۹)

اسلام اور عیسائیت میں سور کے گوشت کی ممانعت

قرآن پاک میں کم از کم چار مقامات پر سؤر کا گوشت کھانے کی ممانعت آئی ہے۔قرآن پاک کی مختلف سورتوں میں (۲۷۰) اس حوالے سے احکامات صادر ہوئے ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے کہ:

ترجمہ: ''تم پر حرام کیا گیا مردار' خون' سؤر کا گوشت وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور نام پر ذبح کیا گیا ہو' وہ جو گلا گھٹ کر یا چوٹ کھا کر' بلندی سے گر کر یا ٹکر کھا کر مرا ہو' یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو' سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو''(۲۷۱)

Both the Bible and the Qur'an prohibit the eating of pork. Muslims are of this prohibition and observe it strictly. Hover, most readers of the Bible say they do not know where they can find this in the Bible. In the book of Leviticus,(272), it is recorded that God declares the pig to be unclean for believers. Then, in verse 8, God says: "You must not eat

their meat or touch their carcasses; they are unclean for you." This command is repeated in Deuteronomy(273) . Then in Isaiah(274), God issues a stern warning against those who eat pork. Some people are aware of this prohibition from God, but they say they can eat pork because St. Paul said that all food is clean in his letter to the Romans 14:20. St. Paul said this because he believed (as he wrote in his letter to the Ephesians 2:14-15) that Jesus had abolished the Law with all its commandments and regulations(275)

عالمی اتحاد و یگانگت و اہم آہنگی کا تصور تعلیمات اسلام اور تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

غزوہ خیبر میں جو مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا اس میں توریت کے متعدد نسخے تھے' یہودیوں نے درخواست کی کہ وہ انہیں عطا کر دیئے جائیں' رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ یہ تمام صحیفے انکے حوالے کر دیئے جائیں۔(۲۷۶) یہودی فاضل ڈاکٹر اسرائیل ونفسون اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "اس واقعہ سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ان مذہبی صحیفوں کا رسول اللہ ﷺ کے دل میں کس درجہ احترام تھا' آپ کی اس رواداری اور فراخدلی کا یہودیوں پر بڑا اثر پڑا۔ وہ آپ ﷺ کے اس احسان کو کبھی نہیں بھول سکتے کہ آپ ﷺ نے ان کے مقدس صحیفوں کے ساتھ کوئی ایسا سلوک نہیں کیا جن سے ان کی بے حرمتی لازم آتی ہو' اس کے مقابلہ میں ان کو یہ واقعہ بھی خوب یاد ہے کہ جب رومیوں نے یروشلم کو ۷۰ء قبل مسیح میں فتح کیا تو انہوں نے ان مقدس صحیفوں کو آگ لگادی اور ان کو اپنے پاؤں سے روندا۔' اسی طرح متعصب نصرانیوں نے اندلس میں یہود پر مظالم کے دوران توریت کے صحیفے نذر آتش کیے یہ وہ عظیم فرق ہے جو دیگر فاتحین اور پیغمبر اسلام کے درمیان ہمیں نظر آتا ہے۔(۲۷۷)

عالمی اتحاد و یگانگت کے لیے ایک اور صلح حدیبیہ کی ضرورت

آپ ﷺ نے نہ صرف مسلمانوں کے تحفظ کے لیے بلکہ عالمگیر اور ہمہ گیر امن و اتحاد کے لیے ایسے معاہدات کیے جن میں ہر شخص کو رائے اور ضمیر کی مکمل آزادی کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اس طرح سیرت مقدسہ کا یہ پہلو بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے اور پوری دنیا کے لیے رہ نما اصول کا کام دیتا ہے۔ (۲۷۸)

عیسائیوں اور یہودیوں کے متعلق جو رویہ مسلمانوں کا رہا ہے اس کے متعلق تین واقعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا مدینے کے یہود سے معاہدہ کرنا۔ نجران کے عیسائیوں کو آزادی کا منشور دینا اور فلسطین کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ کی جانب سے ایلیاء کے باشندوں کو آزادی کا منشور پیش کرنا۔ اسی طرح آذربائیجان، جرجان اور مدائن کے شہریوں کو جو امان نامے حضرت عمرؓ نے دیئے وہ بھی ایسے ہی تھے۔ تاہم اس میں مذہبی قوانین کی حفاظت اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنے اور ان کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کی آزادی بھی شامل تھی۔ (۲۷۹)

اعتدال پسند مسلمان کی رائے میں اس وقت صلح حدیبیہ کی طرح کے کسی معاہدے کی ضرورت ہے جس کا اہتمام رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت کے چھ سال کے بعد مکہ کے جنوب میں حدیبیہ کے مقام پر کیا تھا۔ مسلمان فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے جا رہے تھے مگر مکہ کے سردار اس کی اجازت نہیں دے رہے تھے اس وقت دونوں فریق جنگ کے لیے تیار تھے۔ مسلمانوں نے عہد کیا (بیعت رضوان) کہ وہ آخری آدمی تک لڑیں گے لیکن رسول اللہ ﷺ نے محسوس کیا کہ امن جنگ سے زیادہ اہم ہے۔ اہل مکہ کو یہ باور کرانے کے لیے کہ وہ فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے آئے ہیں نہ کہ جنگ کے لیے آپ ﷺ نے تحمل اور اعتدال پسندی کی مثال کی قائم کی۔ اگرچہ یہ معاہدہ سخت اور ہتک آمیز تصور کیا گیا اور مسلمانوں نے اس کا برا منایا۔ شروع میں حضرت عمر بن الخطاب سمیت بہت سے مسلمانوں نے اس پر بے چینی کا اظہار کیا مگر بالآخر یہ مسلمانوں کے لیے بے حد مفید ثابت ہوا اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی عمیق سیاسی دانائی، تدبر اور دور اندیشی بھی ثابت ہو گئی۔

ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کو امن کی ضرورت ہے۔ انہیں رضوان کی طرح کی ایک بیعت

اپنے آپ سے کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں امہ کی فلاح کے لیے قربانی دینی ہوگی اور اپنے پُر امن مقاصد کے بارے میں اپنے اثباتی اقدامات کے ذریعے مغرب کو یقین دہانیاں کرانی ہوں گی امن کو یقینی بنانا ہوگا اور خود کو ایک دوسرے کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کرنا ہوگا۔ (۲۸۰)

قرآن کریم میں ۲۵ سے زائد مقامات پر پوری شدت کے ساتھ معاہدات کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس پر بڑے اجر کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (۲۸۱) آپ ﷺ کے معاہدات میں دو باتیں خاص نظر آتی ہیں پہلی یہ کہ معاہدات میں رواداری اور برداشت دوسرا یہ کہ معاہدہ برابری کی بنیاد پر یا جھک کر قبول کر لیتے۔ آپ ﷺ کے معاہدات سے فاتح کی حیثیت نمایاں نہیں ہوتی بلکہ مصلح کی حیثیت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ آپ ﷺ نے میثاق مدینہ کے نام سے جو معاہدہ کیا وہ یہودیوں کے ساتھ رواداری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

عالمی اتحاد کے لیے غیر مسلموں سے تعلقات

جتنے بھی موحدانہ مذاہب نازل ہوئے اسلام میں آخری بڑا مذہب ہے۔ مسلمان یہودیت اور عیسائیت کے جواز کے قائل ہیں۔ مگر ان کا ایمان ہے کہ اللہ نے آخری الہامی کتاب قرآن کے ذریعے اپنے دین کی تکمیل کر دی ہے۔ بعض مستشرقین تو ابھی اسلام کی حقانیت کے کے بارے میں شک کا اظہار کرتے ہیں۔ دنیا کے دیگر مذاہب کے ماننے والے بالخصوص ہندوؤں اور بہائیوں کے ساتھ بھی اختلاف ہے۔ مسلمان، عیسائی اور یہودی سب ہی ہیں۔ اسلام اور عیسائیت میں واحدنیت کا تصور مشترک ہے۔ ہماری بہت سی اقدار بھی مشترک ہیں۔ جن میں علم اور عدل و انصاف کا احترام، ناداروں اور حاجت مندوں سے حسن سلوک، خاندانی زندگی کی اہمیت اور والدین کا احترام بھی شامل ہے۔ (۲۸۲)

غیر مسلموں سے بہتر تعلقات کے لیے اسلامی تعلیمات

غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات کے بارے میں اسلامی سوچ قرآن میں متعدد واضح ہدایات پر مبنی ہے۔ مثلاً اللہ نے مسلمانوں کو دوسروں سے رواداری کا حکم دیا ہے اور انہیں دوسرے مذاہب اور مظاہر عبادت کی توہین سے منع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

- ''اور (اے مسلمانو) یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو' کہیں ایسا نہ ہو یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بناء پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں۔(۲۸۳)
- ''اے نبی ﷺ ان سے کہو کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں' تمہارے اعمال تمہارے لیے اور ہم اللہ ہی کے لیے اپنی بندگی کو خالص کر چکے ہیں۔(۲۸۴)

مولانا فضل کریم لکھتے ہیں کہ:

''مسلمان یہ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ کرشن' بدھ' زرتشت' کنفیوشس اور دنیا کی دیگر عظیم مذہبی شخصیات پیغمبر تھیں یا نہیں تھیں۔ یہی نہیں بلکہ دنیا کی دیگر تمام مذہبی شخصیات پر ایمان مسلمانوں کا حصہ ہے''۔(۲۸۵)

اگر ضروری ہو تو معاہدوں کے ذریعے امن کو باضابطہ بنایا جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

- ''اور اے نبی (ﷺ) اگر دشمن صلح وسلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ اللہ ہی پر بھروسہ کرو' یقیناً وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے''(۲۸۶)

عالمی اتحاد کے لیے دیگر مذاہب کے پیروکاروں سے تعلقات کی بہتری

ارشاد ربانی ہے کہ:

''اگر وہ صلح وسلامتی کی طرف جھکیں تو تم بھی اسی طرح ان کی طرف جھکو''(۲۸۷)

مختلف مذاہب کے درمیان رابطے قائم کرنے اور انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے کی فوری ضرورت ہے۔ وقت سب سے بڑا مرہم ہے۔ عیسائیوں نے بڑی حد تک یہودیوں کو معاف کر دیا ہے۔ جن پر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کرنے کا الزام عائد کرتے رہے ہیں۔ ویٹیکن نے اسرائیل کے ساتھ معمول کے تعلقات قائم کر لیے ہیں۔ امریکہ آج اسرائیل کا سب سے بڑا محافظ اور سرپرست ہے اور ان دونوں مذہبوں کے درمیان تعاون ہو رہا ہے۔ صبرو

تحمل، رواداری، روشن خیالی اور کوشش کے ذریعے اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان بھی تعاون میں اضافہ ممکن ہے۔ پوپ جان پال دوئم مسلمانوں کے ساتھ بہتر تعلقات پر برابر زور دیتے رہے ہیں۔

پوپ جان پال دوئم کے مطابق ''کونسل نے چرچ سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ''نبی ﷺ کے پیروکاروں سے مذاکرات کرے اور چرچ نے اس سلسلے میں کام شروع کردیا ہے۔ ہم فرمان Nostra Aetate میں پڑھتے ہیں کہ ''اگر صدیوں کے عرصے میں عیسائیوں اور مسلمانوں میں اختلاف رائے اور کچھ جھگڑے رہے اپنے بھی تب بھی یہ مقدس کونسل تمام لوگوں پر زور دیتی ہے کہ وہ ماضی کو بھول جائیں اور پوری انسانیت کی فلاح کے لیے سماجی انصاف، اخلاقی بہتری، امن اور آزادی کے لیے کام کریں۔(۲۸۸) بوسنیا اور شیشان کے واقعات سے مغرب میں بھی بہت سے لوگوں کو یہ احساس ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ناانصافیاں ہو رہی ہیں۔ امریکی انتظامیہ یہ ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ کوئی مذہبی عداوت نہیں۔ مفاہمت کے عمل کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔(۲۸۹)

عالمی اتحاد و یگانگت کے لیے مسلم ممالک میں غیر مسلموں کو تحفظ کی تعلیم

قرآن کریم نے "لکم دینکم ولی دین "(۲۹۰) کا نظریہ عطا کر کے اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کی یقینی اور ممکن ضمانت فراہم کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''خبردار جس کسی نے کسی معاہد (غیر مسلم ر اقلیتی فرد) پر ظلم کیا یا اس کا حق مارا، یا اس کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف دی یا اس سے کوئی چیز اس کی خوشی کے بغیر لی تو میں روز قیامت اس کی طرف سے (مسلمانوں کے خلاف) جھگڑوں گا''(۲۹۱)

مسلم ممالک میں غیر مسلم اقلیتوں کے جان و مال کا تحفظ مسلم رہنماؤں کا مذہبی فریضہ ہے۔ بھارت میں مسلمانوں کے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں۔ اسلام نے جو احکام صادر کیے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ جو غیر مسلم دین کے معاملہ میں مسلمانوں سے مقاتلہ نہ کریں اور ان پر زیادتی نہ

کریں تو خواہ وہ مسلمانوں کے ساتھ دارالسلام میں مقیم ہوں یا اپنے علاقے میں بودو باش رکھتے ہوں وہ امن وصلح کے ماتحت آتے ہیں۔(۲۹۲) جن چیزوں کا کاروبار نیز معاملات مسلمانوں کے لیے حرام ہیں وہ ذمیوں کے لیے حرام نہیں ہے مثلاً شراب اور سود ذمیوں کے لیے جائز ہے۔ تاہم بلاد مسلم میں وہ کھلے بندوں اس کی تجارت نہیں کر سکتے۔(۲۹۳)

میراث میں ذمی اور مسلمان حرمان میں برابر ہیں۔ ذمی اپنے کسی مرحوم مسلمان عزیز کا وارث نہیں ہوسکتا اسی طرح مسلمان اپنے کسی آنجہانی عزیز کا وارث نہیں ہوسکتا۔ اسلام نے ذمیوں کا کھانا مسلمانوں کے لیے اس لیے جائز ٹھہرایا ہے کہ ان کا ذبیحہ بھی مسلمانوں کے لیے جائز ہے۔ فرمان الہیٰ ہے کہ ''اہل کتاب کا کھانا ہمارے لیے اور تمہارا کھانا اہل کتاب کے لیے جائز ہے''(۲۹۴)

اسلام کسی اسلامی مملکت کو کسی غیر مسلم حکومت سے تجارتی تعلقات کے قائم کرنے سے منع نہیں کرتا۔ اسلام مسلمانوں کو تاکید کرتا ہے کہ وہ غیر مسلموں کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آئیں۔ ان کے ساتھ برابری کا برتاؤ کریں ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کریں۔(۲۹۵)

عالمی اتحاد و یگانگت کے لیے اقلیتوں کے ساتھ مشترکہ مفادات

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے نظری طور پر اپنی کتاب قرآن پاک میں اور مسلمانوں نے اپنے عہد حکومت میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ غیر مسلموں کے ساتھ کبھی اور کسی حالت میں غیر انسانی سلوک اور نامنصفانہ برتاؤ کے مرتکب نہ ہوں۔(۲۹۶) ہر جگہ اقلیتوں میں بہت کچھ مشترک ہوا کرتا ہے۔ مثلاً امریکہ میں تمام غیر سیاسی اقلیتوں میں اپنی مذہبی آزادی کے تحفظ اور مذہب کو سرکاری درجہ دینے کی مزاحمت کا جذبہ مشترک ہے جس نے امریکہ کے سرکاری اسکولوں میں کسی واحد مخصوص مذہب کی تعلیم نہ دینے کے عمل میں بڑی مدد دی ہے۔ اس سلسلے میں یہودی بھی مسلمانوں' ہندوؤں' بدھوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمان ہم جنس پرستی' اسقاط اور بداخلاقی وکرداری کے خلاف جنگ میں عیسائی مذہبی گروپوں سے قریبی اشتراک عمل کر رہے ہیں۔(۲۹۷) یہود کو سرزمین عرب سے خارج کرنے کے باوجود

مسلمانوں کا حسن سلوک اہل کتاب اور ذمی ہونے کی حیثیت سے مثالی تھا نتیجتاً اسلامی سلطنت کی وسعت کے ساتھ ساتھ وہ بھی پھیلتے چلے گئے۔(۲۹۸)

عالمی اتحاد کے لیے مذہبی آزادی

اسلام نے دوسرے مذاہب وادیان کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا اس کے متعلق قرآن میں واضح احکام موجود ہیں جب قرآن نے کہا کہ لا اکراہ فی الدین (۲۹۹) ترجمہ ”دین میں کوئی زبردستی نہیں“ تو گویا اس نے غیر مبہم الفاظ میں تمام دوسرے ادیان کا پوری آزادی کے ساتھ زندہ رہنے کا بنیادی حق تسلیم کرلیا۔اس میں دین کا لفظ اپنے وسیع ترین مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔جس میں عقائد واعمال سبھی داخل ہیں۔(۳۰۰) ایک اسلامی ریاست میں کسی بیوہ کو اپنے خاوند کی چتا پر چلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی خواہ کسی ملت کے نزدیک یہ عمل کتنا ہی پسندیدہ کیوں نہ ہو۔اسی طرح ہر حالت میں بلا تفریق وملت 'ربا' جوا اور زنا مکمل طور پر حرام ہوں گے۔اس قسم کی حدود اور پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف ملتوں اور قوموں کو اپنے عقائد واعمال کے مطابق زندگی بسر کرنے کی مکمل آزادی ہوگی۔

اسلام دوسرے مذاہب کو نہ صرف مکمل آزادی دیتا ہے بلکہ اجتماعی وسیاسی حدود میں ان کی حفاظت کرتا ہے۔اسلام انسانیت کی رواداری کی بنیاد پر متحد کرن یکے لیے قوی ترین عامل ہے۔اسلام خلاف عقل عداوتوں کو ختم کرنا چاہتا ہے اور عالمگیر خیر سگالی اور باہمی محبت کو فروغ دینا چاہتا ہے۔اسلام غیر مسلم اقوام کے ساتھ رواداری کے درجہ سے آگے بڑھ کر ”ذمہ داری“ کا فریضہ عائد کرتی ہے۔(۳۰۱)

اسلام میں ہر فرد کو اپنے حقوق سے فائدہ اٹھانے کی اس حد تک آزادی ہے کہ وہ شریعت کے مقررہ کردہ حدود میں رہے اور دوسرے کے حقوق پر دست درازی نہ کرے۔خدا کا حکم اس کے ضمیر کے لیے معاشرہ سے بلند تر نگران کی حیثیت رکھتا ہے۔(۳۰۲)

عالمی اتحاد و یگانگت کے لیے عبادت گاہوں کا احترام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا رہتا تو

راہبوں کے صومعے اور عیسائیوں کے گرجے' یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا بہت ساذ کر کیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں۔(۳۰۳)

انصاف کے معاملے میں دوست' دشمن' مسلم وغیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں۔اخلاقی یا قانونی حدود میں معیار ایک اور یکساں ہونا چاہیے اور اس میں کسی قسم کی دوئی قابل برداشت نہیں سمجھی گئی۔ ہر قسم کے جارحانہ اقدام کو ممنوع قرار دیا گیا۔قرآن میں بے شمار آیات ہیں جن میں یہ چیز دہرائی گئی ہے کہ خدا حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔اسلام کا بنیادی نظریہ حیات تمام دیگر ادیان میں صرف آزادی دینا ہی نہیں بلکہ سیاسی نظام اور معاشرتی ماحول میں ان کی مکمل حفاظت کا انتظام بھی ہے۔فلسطین کی فتح کے وقت عین نماز کے موقع پر اگر چہ بطریق نے آپ کو گرجا میں نماز ادا کرنے کی اجازت دی لیکن آپ نے مستقبل میں گرجے کو مسجد میں جواز بنانے کے پیش نظر نماز ادا نہ کی۔آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ایک عیسائی وفد کے اراکین کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دی۔اس پر انہوں نے کہا کہ ہماری عبادت میں موسیقی کا استعمال ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ آپ کے خیال میں مسجد میں یہ چیز مناسب نہ ہو لیکن اس کے باوجود آپ نے ان کو اپنے طور پر نماز ادا کرنے کی اجازت دی۔کیا کوئی ایسا روادار وفراخ دل پیغمبر دوسرے مذاہب وعقائد کے خلاف کسی قسم کی سختی اور تنگ نظر رکھ سکتا تھا۔(۳۰۴)

راجہ داہر کے زمانے میں محمد بن قاسم نے جب فتح حاصل کی' اس وقت محمد بن قاسم نے ہندوؤں کی مذہبی عبادت گاہوں کے سلسلہ میں اعلان کر دیا کہ ''نہ ان کے مندروں اور عبادت خانوں میں کسی قسم کی مداخلت کی جائے گی''(۳۰۵) مؤرخین نے لکھا ہے کہ ''محمد بن قاسم اور اس کے عہد کے مسلمان گورنروں نے ملک سندھ میں ہندوؤں کے مندروں کے لیے بڑی بڑی جاگیریں وقف کیں''(۳۰۶)۔مشہور سیاح کپتان ہملٹن اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ ''ہندوستان کی مسلم حکومت کے پارسی بھی اپنے رسوم مذہب رزتشت کے بموجب ادا کرتے ہیں۔'' (۳۰۷)۔شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر حاکم بنارس ابوالحسن کے نام اپنے خط مورخہ ۲۵ جمادی الاول ۱۰۶۵ھ میں تحریر فرمایا ''ہماری پاک شریعت اور سچے مذہب کی رو سے یہ ناجائز ہے کہ غیر مذہب

کے قدیم مندروں کو گرایا جائے۔اطلاعات یہ موصول ہوئی ہیں کہ ہندوؤں کے مذہبی معاملات میں دخل دیتے ہیں۔لہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ کوئی شخص ہندوؤں اور برہموں کو کسی وجہ سے بھی تنگ نہ کرے"(۳۰۸)

عالمی اتحاد و باہمی ہم آہنگی کے لیے مذہبی آزادی و رواداری

خاتم النبیین ،سید المرسلین ، رحمت للعالمین ﷺ نبی رحمت ہیں ۔آپ ﷺ کی پوری حیات مقدسہ اور سیرت طیب عفوودرگزر، رحمت و رافت اور مثالی مذہبی رواداری سے عبارت ہے۔ انسانیت کے محسن اعظم ، ہادی عالم ، رحمت مجسم ،حضرت محمد ﷺ نے غیر مسلم اقوام اور اقلیتوں کے لیے مراعات ، آزادی اور مذہبی رواداری پر مبنی ہدایات اور عملی اقدامات تاریخ انسانی کے اس تاریک دور میں روا فرمائے کہ جب لوگ مذہبی آزادی و رواداری سے ناآشنا تھے اور مذہبی آزادی و رواداری کے مفہوم و تصور سے انسانی ذہن خالی تھا۔(۳۰۹)

اسلامی حکومت میں اسلام ہر مذہب و فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کی ضمیر اور عبادت کی آزادی کا ضامن ہے۔سورہ البقرہ میں جبر یا سختی نہ کرنے کا وہی رواداری کا اصول بیان کر رہی ہے جو اسلام اپنے ماننے والوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔(۳۱۰) رواداری وہ نظریہ تھا جس کے باعث مسلمان ملکوں میں اسلامی سیاسی استیلاء کے باوجود غیر مسلم ملتیں اپنی انفرادی زندگی اور تمدن وتہذیب کو برقرار رکھ سکیں۔عیسائی کلیسا سے ناقوس کی آواز متصلہ مسجد کی اذان کے ساتھ بلند ہوتی تھی۔ ہسپانیہ میں تقریباً آٹھ صدی تک مسلمانوں کی حکومت رہی لیکن انہوں نے کبھی دباؤ یا جبر سے غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کی کوشش نہ کی۔ان کی اس حکمت عملی ہی کا نتیجہ تھا کہ جب مسلمانوں کی فوجی طاقت کمزور ہوئی تو غیر مسلم اکثریت نے ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور ان کی عطا کردہ ثقافتی اور مذہبی آزادی کا بالکل پاس نہ کیا۔وہ تمدن وتہذیب جو مسلمانوں نے وہاں پیدا کیا اور جس کی ضیا پاشیوں سے تمام یورپ بعد میں منور ہوا۔اس متعصبانہ لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا ہو گیا۔ترکوں نے مشرقی یورپ پر چار صدی تک حکومت کی اور مختلف عیسائی فرقوں اور گروہوں کو مکمل مذہبی اور ثقافتی آزدی دیئے رکھی۔ایک عثمانی سلطان نے

تمام غیر مسلم رعایا کو جبراً مسلم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن علماء نے قرآنی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی شدید مخالفت کی انہوں نے اصول کی خلاف ورزی کرنے کے بجائے اقلیت میں رہنے کو ترجیح دی۔

برعظیم پاک و ہند میں یہی صورت حال تھی کسی سیاسی یا تبلیغی کوشش کے بغیر ہندو عوام برہمنوں کی ذات پات کی تقسیم میں شدید عملی مضرات سے تنگ آ کر مسلمان ہوتے رہے اور یہ عمل اس وقت بھی جاری رہا جب مسلمانوں کا سیاسی غلبہ ختم ہوگیا۔ حتی کہ پنجاب میں سکھوں کے تاریک ترین دور حکومت میں بھی جب شاہی مسجد رنجیت سنگھ کے اصطبل میں تبدیل کی جا چکی تھی، اسلام کی فتوحات بدستور جاری رہیں اسی طرح جس طرح آج افریقہ میں عیسائیت مشنری تنظیم اور کثیر دول تکے علی الرغم مسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے اس کا باعث صرف اسلام کی سادہ تعلیم، غیر عقلی عقائد کا فقدان اور انسانی مساوات کے تصورات ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی اسلام اس وقت پھیلا جب رہاں ہالینڈ کے عیسائی حکمران اپنے عقائد کی تبلیغ کے لیے سیاسی قوت اور سرمایہ صرف کرنے میں دریغ نہیں کر رہے تھے۔

یہودی جو قبل مسیح اور بعد میں خود عیسائی سلطنتوں اور علاقوں میں ہمیشہ ظلم و ستم کا تختہ مشق بنے رہے ان کو اسلام کے بعد چین و آرام کی زندگی میسر آسکی۔ کسی شہر میں یہودی باڑہ نہ تھا۔ مغربی عیسائی سلطنتیں ان پر ظلم کرتیں تو وہ پناہ لینے اسلامی ملکوں میں جا پہنچتے جہاں ان کے لیے دوسرے باشندوں کی طرح ترقی کے تمام مواقع کھلے تھے۔ کسی اسلامی ملک میں یہودیوں کے خلاف نہ کبھی جذبہ عناد پیدا ہوا اور نہ ان پر حملے ہوئے۔ لیکن بدقسمتی سے جدید دور میں ان مراعات اور رواداری کے بدلے میں جو سلوک بین الاقوامی جارحانہ صہیونیت نے کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ (۳۱۱)

اسلام میں چھوت چھات کے لیے کوئی جگہ نہیں بلکہ اس کے قانون میں عیسائی، یہودی، سکھ، پارسی، ہندو اور دوسرے سارے انسانوں کا جھوٹا پاک ہے۔ (۳۱۲)

عالمی مذاہب اور مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ ابن القیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ رسول اللہ حدیبیہ سے تشریف لائے تو بادشاہوں کو خطوط لکھے اور چھ افراد کو ایک ہی دن میں مختلف بادشاہوں کی طرف روانہ کیا ہے۔ یہ واقعہ ۷ھ کا ہے۔(۳۱۳)

مکتوبات نبوی ﷺ میں جن لوگوں سے خطاب گیا ہے وہ چار مشہور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تھے۔ مشرکین عرب، عیسائی، یہودی اور زرتشی۔ ہرقل اور مقوقس کے نام جو خطوط لکھے گئے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مکتب گرامی اہل سندھ کی جانب بھی ارسال فرمایا تھا جو نتیجہ خیز ثابت ہوا اور سندھ کے کچھ لوگ مشرف با سلام ہو کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ ان خطوط میں اپنے اسم گرامی کے ساتھ عبداللہ (اللہ کا بندہ) خصوصیت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس میں مکتوب الیہم کے عقیدے کی نہایت لطیف پیرائے میں تردید کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا رسول، اللہ کی مخلوق ہے نہ کہ "اللہ کا بیٹا" جیسا کہ عیسائیوں میں مسیح علیہ السلام کے متعلق عقیدہ پایا جاتا ہے۔ شہنشاہ فارس خسرو پرویز وغیرہ کے نام خط میں اللہ کی توحید پر خاص زور دیا گیا کیونکہ فارس کے زرتشیوں کے یہاں یزدان واہرمن یعنی خیر وشر کے دو خداؤں کا عقیدہ موجود تھا۔ اس لیے انہیں یہ بتانے کی ضرورت تھی کہ اللہ ایک ہے اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ بت پرست مشرکین عرب کے خطوط میں بھی اللہ کی توحید پر خاص زور دیا گیا ہے۔ یہود کے نام نامہ مبارک میں تورات کے حوالے سے اپنی نبوت پر استدلال کیا گیا۔ تاہم تمام مکتوبات نبوی ﷺ میں جو چیز قدر مشترک ہے وہ توحید ربانی اسلام کی دعوت اور دینی احکام و مسائل ہیں۔(۳۱۴)

عالمی اتحاد، یگانگت، ہم آہنگی کے لیے عالمی بھائی چارہ

ارشادِ ربانی ہے کہ:

۞ اے لوگو! ہم نے تم کو مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں ہم نے قومیں اور برادریاں بنا دیا تاکہ تمہاری ایک پہچان بن جائے۔ بے اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ مکرم ومحترم

وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔(۳۱۵)

- تمام انسان ایک کنبہ اور برادری تھے۔(۳۱۶)

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

- "کونوا عباداللہ اخوانا" (۳۱۷)

ترجمہ: یعنی اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ

- "الخلق عیال اللہ"(۳۱۸)

ترجمہ: یعنی ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔

جدید تہذیب کی بدولت جو نئے الفاظ ہم تک پہنچے ہیں ان میں حریت' مساوات' اخوت' روشن خیالی وغیرہ جیسے الفاظ اپنے اندر خاص جذب اور کشش رکھتے ہیں۔ عالمی اتحاد' یگانگت' ہم آہنگی' عالمی بھائی چارہ اور مساوات آج دنیا کی سیاسی اور اقتصادی کش مکش کا ایک اہم مسئلہ ہے۔(۳۱۹)

مختلف مذاہب میں مذہبی مساوات کا نقطۂ نظر

دنیا کے قدیم مذاہب میں جو اس وقت ہمارے سامنے ہیں ہندویت اور عیسائیت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہندوؤں میں مساوات سرے ہی سے مفقود ہے۔ ذاتوں اور ورنوں کی تقسیم دائمی غلامی کا پیش خیمہ اور انسانیت کے لیے ظلم اکبر ہے۔ کیونکہ اس تقسیم کی وجہ سے برہمن کا درجہ اتنا بلند اور ارفع ہے کہ شودر اور اچھوت کی چیخ و پکار بھی اس کے کانوں تک نہیں پہنچ سکی۔ برہمن شکم مادر سے پوتر (پاک) پیدا ہوتا ہے۔ وہ گناہوں سے منزہ اور آلائشوں سے پاک سمجھا جاتا ہے۔ شودر پر مندوروں کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ انسانیت کے ابتدائی حقوق سے وہ محروم ہیں۔ ان کا سایہ اونچی ذات کے آدمیوں کو ناپاک کر سکتا ہے۔ ان کے کنوئیں اور بستیاں الگ بنائی جاتی ہیں۔

عیسائیت جس کا ماخذ انجیل مقدس ہے خود مساوات کے حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ بائبل میں تو یہ تک پایا جاتا ہے کہ اپنے پڑوسیوں سے اپنے جیسا سلوک کرو مگر آج ہر عیسائی اس کے خلاف عمل کر رہا ہے۔ عیسائیت کی تاریخ جنگ و جدل کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ ایک

مدت سے عیسائیوں کے مختلف فرقے مذہب کا نام لے لے کر ایک دوسرے کا گلہ کاٹتے رہے۔ قرون وسطیٰ کی مذہبی عدالتوں نے مذہب کے نام پر ہزار ہا انسانوں کا خون بہایا۔ پروٹسٹنٹ فرقہ نے ایک مدت تک رومن کیتھولک کو ظلم وتشدد سے دبائے رکھا۔ (۳۲۰)

مختلف عالمی مذاہب میں تمدنی مساوات کا نقطۂ نظر

یورپ کا جدید تمدن بظاہر نہایت دلفریب ودلکش نظر آتا ہے۔ سائنس اور فلسفہ کی ترقی سے دنیا نے یہ یقین کرلیا تھا کہ اب انسانیت کے مجروح قلوب کا مداوا ہوجائے گا اور وہ دل جو مدت کے ظلم وستم سے پاش پاش ہوچکے تھے ان کے اندمال کا وقت آگیا ہے مگر نقاب الٹنے پر معلوم ہوا کہ دنیا ایک عظیم الشان دھوکہ میں مبتلا تھی جسے وہ مساوات کی نیلم پری سمجھ رہی تھی وہ استبدادیت کا دیو تھا۔ بنی نوع انسان کے جذبہ ہمدردی کی تہہ میں طمع زر' جنگ وجدل' شخصی خودغرضی' مطلب پرستی' مطلب براری' استعمار پسندی اور تفریق رنگ وبو' سپید رنگ کا تفوق اور اس قسم کے دیگر خوفناک خیالات مضمر تھے

- کیا یہ حقیقت نہیں کہ اہل فرانس نے اپنی بستیاں بسانے کے لیے ہمدردی کے بہانے خوفناک بیماریوں کے جراثیم آلودہ کمبل وہاں کے باشندوں میں تقسیم نہیں کیے۔
- کیا اہل ہسپانیہ نے میکسیکو والوں پر انسانیت سوز مظالم نہیں توڑے۔؟
- کیا اہل بلجیئم نے ربڑ کی تجارت کے سلسلہ میں اہل کانگو پر خوفناک ستم نہیں ڈھائے؟
- کیا یورپ کی مختلف قوموں نے افریقہ کے غریب باشندوں کو بھیڑوں اور بکریوں کی طرح جہازوں میں لادلاد کر مختلف ممالک میں فروخت نہیں کیا؟
- کیا جنگ عظیم کے بعد ایک بہت بڑی جمہوری سلطنت کے ایک وزیر نے تقریر کرتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ امریکہ اور یورپ کی گوری نسلوں کو خدا نے اس واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ سیاہ فام قوموں اور کالی نسلوں پر حکومت کریں اور انہیں محکوم بنائیں۔

اسلام میں عالمی اتحاد، مساوات اور اُخوت کا عالمگیر تصور

اسلام آفاقیت اور عالمگیریت قائم کرتا ہے۔ وہ نسلی امتیاز مٹا کر کالے اور گورے، حبشی و رومی، یورپی و غیر یورپی کو ایک اسٹیج پر کھڑا کرتا ہے۔

❁ فرمانِ الٰہی ہے کہ:

لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر اس سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے۔ (۳۲۱)

بقول علامہ اقبال

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز   نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے   تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اسلام عمل کا مذہب ہے۔ اس کی تعلیم عمل پر مبنی ہے۔ جب آپ ﷺ نے تمام انسانوں کو مساوات کا درس دیا تو قریش نسبی تفاخر میں ڈوبے ہوئے تھے۔ یہاں تک جنگ بدر میں مدینہ منورہ کے دو مسلمان ان کے مقابلے میں نکلے تو انہوں نے پکار کر کہا کہ "اے محمد! قریش کی تلوار غیر قریشی کی گردن پر نہیں چل سکتی، تو ہمارے مقابلہ میں مدینہ کے آدمی بھیج کر ہماری تلواروں کی توہین و تذلیل کر رہا ہے۔" (۳۲۲)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"کتابیہ بیویوں کو ان کے مذہب تبدیل کرنے پر جبر نہ کرو اور ان کی عبادت میں حرج نہ پیدا کرو۔" (۳۲۳)

مذاہب اسلام اور مسیحیت، مسلمانوں اور مسیحیوں کو عام طور پر سب کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے کی تعلیم دیتے ہیں، مسلم اور مسیحی بہت سی بنیادی باتوں میں ہم عقیدہ ہیں۔ اس لیے اس دنیا میں اتحاد کے جتنے قریب وہ ہو سکتے ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ (۳۲۴) آپ ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب کبھی آپ سے عیسائیوں کو ملنے کا اتفاق ہوتا تھا آپ ﷺ ان سے اجنبیانہ طور پر نہیں بلکہ دوستانہ اور برادرانہ طریقے سے ملتے تھے اور ان کی انتہائی عزت کرتے تھے۔ (۳۲۵)۔ ایک موقع

پر جب آپ کے پاس نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد آیا تو آپ نے نے خاص اپنی مسجد میں انہیں ٹھہرایا اور انہیں وہیں عبادت کر لینے کی بھی اجازت دی۔(۳۲۶)

اسلام نے تمام امت مسلمہ کو جسد واحد اور ایک برادری قرار دیا ہے۔ اخوت و اجتماعیت کا یہ رنگ اسلامی عبادات کا مظہر ہے۔ حج کا عظیم الشان اجتماع ملت اسلامیہ کی شان و شوکت کا آئینہ دار ہوتا ہے جب دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمان رنگ و نسل' قوم و وطن کے امتیازات سے بلند و بالا ہو کر مساوات اور عالمی اتحاد کا عملی مظاہرہ کرتا نظر آتا ہے۔(۳۲۷)

بدھ مت مساوات کا درس دیتا ہے اور اس کی اکثر تعلیمات انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے مشابہ ہیں اس لیے اکثر لوگ مہاتما بدھ کو نبی یا اوتار مانتے تھے۔(۳۲۸)

بتان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا نہ تورانی رہے باقی' نہ ایرانی' نہ افغانی(۳۲۹)

عالم اتحاد کے لیے فرقہ واریت ' ذات پات کی تقسیم کی ممانعت

فرقہ بندی کی تردید میں قرآن کریم میں اکیس مقامات پر مختلف سیاق میں تذکرہ موجود ہے۔(۳۳۰)

فرقہ بندی کے خلاف قرآن کا اعلان ہے کہ:

واعتصمو ابحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقو (۳۳۱)

مسلمانوں میں تفرقہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام کو چھوڑ دیں پھر عداوت، خودغرضی، حسد، کینہ اور بغض جیسی برائیاں جنم لیکر مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف کر دیتی ہے۔(۳۳۲) آواگون یا تناسخ الارواح کے نظریہ نے ہندو معاشرہ میں ذات پات کی بندشوں کو لازمی قرار دیا ہے اور مذہبی ضروریات کی بناء پر یہ تقسیم ناگزیر سمجھی گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں پوری ہندو قوم مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔(۳۳۳) شریعت اسلام کے متعدل قانون نے کفار و غیر مسلم کے ساتھ نہ تو ایسا چھوت چھات کا برتاؤ روا رکھا جیسا ہندوؤں میں ہے۔ شریعت نے غیر مسلموں کے ساتھ خرید و فروخت اور معاملات کو اصل سے جائز رکھا ہے۔(۳۳۴)

فرقہ واریت کے حوالے سے آپ ﷺ کے فرمان:

❁ "علیکم بالجماعته و ایاکم الفرقة (۳۳۵)

ترجمہ: تم پر جماعت کی پیروی لازمی ہے اور تفرقہ سے بچتے رہنا۔

❁ اذا قال الرجل لاخیه یا کافر فقد باء به احدهما (۳۳۶)

ترجمہ: "جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے تو یہ قول دونوں میں سے کسی ایک پر ضرور پڑے گا"

❁ ومنا لعن مومنا فهو کقتله ومن قذف مومنا بالکفر فهو کقفلته (۳۳۷)

ترجمہ: "جس نے کسی مومن پر لعنت کی ساس نے گویا اسے قتل کیا اور جس نے کسی مومن پ رکفر کی تہمت لگائی اس نے گویا اسے قتل کردیا۔

بین الاقوامی عصبیتوں کو تو چھوڑیئے اگر طلوع اسلام کے وقت کی عربی عصبیتوں کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ کس طرح عدنانی اور قحطانی قبائل کا باہمی تعصب شدید تھا۔ پھر عدنانیوں میں مضر اور ربیعہ کی کشمکش تھی۔ پھر قریش اور غیر قریش کا فرق تھا۔ پھر قریش کے اندر بنو ہاشم اور بنو امیہ کی رقابتیں تھیں۔ اس کے علاوہ شہری اور بدوی کا جھگڑا الگ تھا۔ آج جو نفرت فلسطینیوں اور یہودیوں کے درمیان ہے یا ہندوؤں او، کشمیریوں کے درمیان ہے وہ اس نفرت کا مقابلہ میں کچھ بھی نہیں جو قبل از اسلام عرب قبائل کے مابین تھی۔ ان حالات میں اسلام کا آغاز ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات تنگ نظریوں اور عصبیتوں کے خلاف ایک دوسری بلندی پر تھی۔ ان کے مطابق عرب وعجم، عدنان وقطحان وغیرہ سب کا ایک ہی خدا ہے۔ سب آدم کی اولاد ہیں اور گورے کالے ہونے یا زبانوں اور وطنوں کا فرق رکھنے سے فطری مساوات میں کوئی فرق نہیں۔ اگر کوئی برتری ہے تو وہ صرف ہر ایک کے ذاتی اعمال واخلاق کے باعث ہے۔ (۳۳۸) آپ ﷺ نے فرمایا طاقتور وہ نہیں جو کسی دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ اصل طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔ (۳۳۹) "رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تین باتوں سے خدا خوش ہوتا ہے ایک تو یہ کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی رسی کو اتفاق سے پکڑو

اور فرقوں میں نہ بٹو" (۳۴۰)

رسول اللہ ﷺ نے عصبیتوں کے خاتمہ کے لیے عربوں کے تقریباً تمام اہم قبائل میں شادیاں کیں۔ اسوۂ رسول ﷺ کا اثر یہ ہوا کہ آقا و غلام، قریشی و غیر قریشی، عربی و عجمی، حبشی و رومی و ایرانی ایک ہی صف میں شانہ بشانہ رہتے تھے اور قدیم جاہلی اختلافات کا ذرا سا بھی لحاظ نہیں کیا جاتا تھا۔ دنیا میں ایک طرف انسان نے بھائی چارے کو اتنا بھلا دیا تھا کہ دوسرے بھائی کو چھونا تو درکنار اس کا سایہ بھی اپنے سائے پر پڑنے دینا گوارا نہ کرسکتا تھا۔ علم و عرفان کے متعلق اتنی خود غرضی تھی کہ کوئی اجنبی چھونا تو درکنار محض سن بھی لیتا تو سزا میں پگھلتا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں ڈال کر اسے ہلاک کردیا جاتا تھا۔ انسان کے اصولی و فطری مساوات پر پرہیزگاری کے اکتسابی فضیلت و برتری کے نئے نظریے نے وہ تمام مصنوعی اور انسان ساز بت ملیا میٹ کردیئے جو اب بھی غیر اسلامی سماجوں میں موجود اور انسانوں میں نہ ختم ہونے والی تلخی اور فساد انگیزی پیدا کررہے ہیں۔ (۳۴۱)

آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ جس اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا دنیا اس کی مثال کرنے سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمۃ للعالمین (۳۴۲) بنا کر بھیجا ہے۔ اسلام نے مکمل آزادی دی ہے جو چاہے اسلام قبول کرے جو چاہے کفر اختیار کرے (۳۴۳) آپ ﷺ نے امت مسلمہ کو بھی رواداری اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

شجر ہے فرقہ آرائی ، تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو (۳۴۴)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا و عن عبداللہ بن مسعود قال، قال رسول اللہ ﷺ شباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (۳۵۰) پس رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں مختلف گروہوں کا ایک دوسرے کو گالی دینا اور پھر مسلمانوں کا آپس میں قتل کفر قرار دیا گیا۔

فرقے ہیں کہیں ، کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں (۳۴۵)

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے کہ:

- ''جن لوگوں نے اپنے دین میں رستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے ان سے تم کو کچھ کام نہیں انکا کام اللہ کے حوالے پھر جو جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ ان کو بتائے گا۔'' (۳۴۶)
- ''مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے'' (۳۴۷)
- ''اور لوگ جو ہیں سو ایک ہی امت ہیں پیچھے جدا جدا ہو گئے'' (۳۴۸)

خطبہ حجتہ الوداع ' عالمی غلامی سے نجات

آپ ﷺ نے شودر' اچھوت اور غلام کو ایک عالمگیر برادری کا فرد بنادیا اور انسانیت کے ماتھے سے غلامی کے کلنک کا ٹیکہ مٹادیا۔تاریخ کہتی ہے کہ آپ ﷺ کی قیادت میں 50 ہزار غلاموں کو آزادی نصیب ہوئی اور وہ اسلامی اخوت کے اہم ترین رکن بن گئے ۔(۳۴۹) دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی آپ ﷺ نے وصیت کی کہ ''اپنی لونڈیوں اور غلاموں کے بارے میں خدا سے ڈرو''

حضور اکرم ﷺ نے عالمی سطح پر عادلانہ اور غیر استحصالی انسانی معاشرہ قائم کرنے کے لیے یہ عظیم انقلابی اعلان بھی فرمایا:

ترجمہ: ''لوگو! تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ان سے اتنا ہی کام لو جتنا آسانی سے وہ کرسکیں ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو جیسا کہ تم اپنے دوستوں اور عزیزوں سے روا رکھتا ہو جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو وہ ان کے لیے بھی ناپسند کرو انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔'' (۳۵۰)

خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے نسل' رنگ اور قوم کے بتوں کو پاؤں تلے روند دیا اور تمام انسانوں کو عالمگیر اخوت اور مساوات کے رشتہ میں جکڑ دیا اور انسانی مساوات کا عالمی اعلان فرما کر ساتھ ہی باہمی فضیلت کا دائمی عادلانہ اصول بھی مقرر فرمادیا۔یہی اصول آگے چل کر عالمی اتحاد اور عالمی جمہوریت کے قیام کا باعث بنتا ہے۔کیا کوئی سیاسی مفکر یا اصلاح پسند

(ریفامر) عالمی اتحاد اور مساوات کا اتنا عمدہ درس دے سکتا ہے؟ (۳۵۱)

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

ترجمہ: ''تمام بنی انسان، آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے تخلیق کئے گئے تھے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے (جھوٹے) دعوے، جان و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جاچکے ہیں۔۔۔اے لوگو! تم سب کا رب ایک ہے، اور باپ بھی ایک ہے (اس وحدت نسل انسانی کے باعث تم سب برابر ہو) مگر تم میں بزرگ و برتر وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار (بہتر کردار کا مالک) ہے۔ پس کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی برتری نہیں اور نہ ہی کسی کالے کو گورے کسی گورے کو کالے پر برتری حاصل ہے ساری برتریاں، کردار و عمل پر مبنی ہیں'' (۳۵۲)

تجاویز

۱۔ عالمی اتحاد کے لیے عالمی مذاہب کے درمیان احترام مذاہب و بانیان مذاہب

مذاہب عالم کے درمیان اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ مذاہب اور ان مذاہب کے بانیان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے سے گریز کیا جائے۔ نہ صرف مذاہب کا بلکہ ان کے بانیان کا احترام کیا جائے۔ تاہم یورپ اور امریکہ اس معاملے میں اسلام کے خلاف پیش پیش ہیں۔ حالیہ دنوں میں ڈنمارک کے اخبارات میں آپ ﷺ کی اسکیچ شائع کرنا مسلمانوں کے درمیان اشتعال انگیزی کا سبب بنا ہے۔ اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام بلکہ تمام مذاہب کے بانیان کا صدق دل سے احترام کرتا ہے۔ اس کے باوجود مغرب نہ صرف اسلام کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرتے ہیں بلکہ اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے خلاف زہریلا مواد شائع کرتے ہیں بلکہ ان کی تشہیر بھی کرتے ہیں۔

۲۔ عالمی اتحاد و یگانگت کے لیے دہشت گردی کے خاتمے پر اتفاق

عالمی دہشت گردی، انتہا پسندی، مذہبی کٹر پن، منافرت کی مہمات ور جحانات کے خاتمے، روشن خیالی، اعتدال پسندی کی حکمت عملی کو اپنانے، تعصبات اور معاندانہ رویے کے بجائے امن، ہم آہنگی، باہمی احترام و وقار اور نئے خوشحال مستقبل کے لیے، تحمل، برداشت اور مذہبی رواداری کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ انسانی جانوں کا احترام کیا جانا چاہیے۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

۳۔ عالمی مذاہب کو اسلام کے عالم گیر نظریات سے روشناس کرایا جائے

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے عالم گیر نظریات سے عالمی مذاہب کے ماننے والوں کو روشناس کرایا جائے تا کہ ناواقفیت کے باعث اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا کردی گئی ہیں وہ دور ہو سکے اور وہ فیصلہ کر سکیں کہ ان کے ہم سایہ ان کیلئے کتنے مفید اور کار آمد ہیں اور یہ کہ اسلام ان کیلئے کتنی عظیم رحمت اور ذریعہ فوز و فلاح ہے اس لیے کہ اسلام کا سب سے بڑا مقصد انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلا کر پوری انسانیت کو ایک ایسی عالمی برادری میں تبدیل کرنا ہے جو اللہ کے فرماں بردار، نیکو کار، امن پسند اور اخوت پسند بندوں پر مشتمل ہو۔

بقول علامہ اقبال

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انسان کو
اخوت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا

۴۔ عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ کی ضرورت

دین و مذہب کی حقانیت اور صداقت پر سنجیدہ مکالمہ ہو سکتا ہے۔ اس پر مباحثے اور تبادلہ خیال کی بھی اجازت ہے۔ قرآن مجید اس معاملے میں ''جدال حسن'' کی طرح ڈالی ہے۔ سورہ النحل کی آیت نمبر ۱۲۵ میں ارشاد ربانی ہے کہ ''ان سے بہتر طریقے سے مجادلہ کرو'' جدال حسن یہ ہے کہ دلائل کے ذریعے بات ہو اور اپنے موقف کی صداقت کو ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔

عالمی مذاہب پر گفتگو کے عنوان سے تعصب اور نفرت کی فضا پیدا کرنا اور جنگ جودال کا بازار گرم کرنا ممنوع ہے۔ آج عالمی مذاہب اور تہذیبوں کے درمیان مکالمہ کی ضرورت کا احساس فروغ پا رہا ہے۔ یہ مکالمہ عالمی مذاہب کے علماء واسکالرز کے درمیان ہونا چاہیے اس لیے کہ علماء مذہب اور مسائل کا بہترین ادراک وشعور رکھتے ہیں۔ سب سے اہم مسئلہ دنیا میں امن کا قیام ہے۔ جس کا ہر فرد، ہر حکومت اور عالمی مذاہب کے پیروکار خواہاں ہیں۔ لیکن امن بذریعہ طاقت کا فلسفہ ناکام ہو چکا ہے لہذا امن بذریعہ مکالمہ بین المذاہب کی کوشش کی جانی چاہیے۔ ضروری ہے کہ عیسائیت' یہودیت' ہندومت' بدھ مت اور اسلام میں مکالمہ کرایا جائے۔ صدر مشرف کا بااثر یہودی لابی ''امریکی جیوئش کانگریس سے خطاب کو عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ کی کڑی کہا جاسکتا ہے۔

بقول علامہ اقبال

یہی مقصود فطرت ہے' یہی رمز سلیمانی
اخوت کی جہانگیری' محبت کی فراوانی

٭عالمی اتحاد کے لیے مذہبی جذبات بھڑکانے سے گریز کیا جائے

عالمی اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ کسی اور مذہب کے عقائد اور ان کی مذہبی کتابوں کے خلاف یا ان جیسی کوئی اور کتاب بنانے کی کوشش سے گریز کرے جس سے اس مذہب کے پیروکاروں میں مذہبی جنون پیدا ہو۔ سیفی السیفی اور مہدی نامی دو عرب عیسائیوں نے قرآن پاک کے مقابل ایک من گھڑت کتاب ''سچا قرآن'' اپنی طرف سے گھڑت کر دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ جس سے مسلمانوں میں مذہبی اشتعال پایا جاتا ہے۔ یہ کتاب امریکہ میں شائع ہوئی۔ جبکہ انڈیا نے اس کتاب کی ملک میں درآمد' اشاعت' سرکولیشن' ترجمہ اور تشہیر پر پابندی عائد کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ مذکورہ کتاب بھارت کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے جبکہ یہ کتاب امریکہ' اسرائیل اور انٹرنیٹ پر فروخت ہو رہی ہے۔ حوالہ کے لیے www.messiangifts.com دیکھی جاسکتی ہے۔

عالمی اتحاد کے لیے احترام انسانیت

انسانی جان بے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔تمام مذاہب عالم میں احترام انسانیت کا جذبہ پایا جاتا ہے تاہم اس معاملے میں اکثر و بیشتر تضاد پایا جاتا ہے۔ انسانیت کا بلاتخصیص مذہب احترام کیا جانا چاہیے۔ مذاہب عالم کے درمیان عالمی اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ انسانیت کا احترام یقینی ہو۔آج دنیا میں تحمل اور بردباری سے محرومی یعنی عدم برداشت انسانی معاشرے میں ایک خطرناک رخ اختیار کرتی چلی جارہی ہے۔اس کی وجہ سے وحشت اور دہشت کے سائے سنگین ہوتے جارہے ہیں۔ ہیجان خیزی اور شورش پسندی کے باعث کہیں مذہب کو بنیاد بنا کر اور کہیں سیاسی گروہ بندی کے حوالے سے تشدد کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔معمولی معمولی باتوں پر عزتیں لٹ جاتی ہیں اور انسانی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ بوسنیا، لبنان، افغانستان، کشمیر، فلسطین، عراق، چیچنیا ،اور دنیا کے دیگر خطوں میں مسلمانوں کا لہو کتنا ارزاں ہے؟

۷۔ عریانیت اور فحاشی کی روک تھام

آج کل عریانیت اور فحاشی کا بازار گرم ہے۔الیکٹرونک میڈیا اس سلسلے میں پیش پیش ہیں۔ اس معاملے میں بھی دوغلاپن اختیار کیا جاتا ہے۔یورپ اور امریکہ میں زنا اگر رضامندی سے ہو تو جائز ہے اور اگر زبردستی کی جائے تو زنا بالجبر کے زمرے میں آتا ہے۔اسلام سختی سے فحاشی کو روکنے کے احکامات صادر کرتا ہے۔ جبکہ یورپ اور امریکہ میں عریانیت اور فحش ازم کو اپنانے والوں کو لبرل اور ترقی پسند گردانا جاتا ہے۔ مذاہب عالم کے درمیان اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ اس معاملے اعتدال پسندی کی راہ کو اپنایا جائے اور اسکے خاتمے کے لیے بھرپور کوششیں ہونی چاہئیں۔

۸۔ خدمت خلق اور حقوق انسانی کا تحفظ

خدمت خلق ایک وسیع اصطلاح ہے جس میں جسمانی خدمت، اخلاقی رویہ، مالی اعانت اور ممکنہ تحفظ شامل ہیں۔ قرآن و سنت کی ہدایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن خلق دین کی روح ہے۔اہل مغرب نے آج سے تقریباً ۴۰۰ سال پیشتر حقوق انسانی کی علمبرداری کا کام سنبھالا۔ یہ لوگ میگنا کارٹا کو اس سلسلے میں اولین دستاویز تصور کرتے ہیں اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے

چارٹر ۱۹۴۸ء پر آ کر اپنے مشن کو مکمل سمجھتے ہیں وہ اپنے اس کارنامے پر بڑے نازاں ہیں اس پر
پر جس طرح عمل درآمد ہو رہا ہے وہ ایک علیحدہ داستان ہے۔ محسن انسانیت نے آج سے چودہ سو
سال پہلے حقوق انسانی کا منشور پیش کیا اور اسے نافذ کر کے دکھایا۔ آج دور جدید میں جن بنیادی
حقوق کی بات ہوتی ہے ان کی رحمت للعالمین ﷺ نے بہت پہلے رہنمائی دے دی ہے۔ مثلاً
جان و مال کی حفاظت' عزت و ناموس کی حفاظت' شخصی آزادی کا تحفظ' عقیدہ اور مسلک کی حفاظت'
حق ملکیت کا تحفظ اور قانون کے سامنے تمام انسانوں کی مساوات

۹۔ عدل و انصاف

عدل کے معنی انصاف کرنا، کسی چیز کو دو برابر حصوں میں بانٹ دینا، ہر ایک کو اس کا پورا پورا حق دینا ہے۔ عدل انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کا جائز حق آسانی کے ساتھ مل جائے نظام عدل کی موجودگی میں معاشرے کے امور بخیر و خوبی انجام پاتے ہیں۔ جب کے بے انصافی کی وجہ سے معاشرے کا ہر شعبہ مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ بعثت نبوی ﷺ کے قبل دنیا عدل وانصاف کے مفہوم سے ناآشنا تھی۔ طاقتور ظلم و ستم کو اپنا حق سمجھتے تھے اور کمزور اپنی مظلومیت کو مقدر سمجھ کر برداشت کرنے پر مجبور تھے۔ عالمی مذاہب میں عدل انصاف پایا تو جاتا ہے مگر اس معاملے میں جانبداری سے کام لیا جاتا ہے۔ فرد چاہے اس کا تعلق کسی بھی ملک اور کسی بھی مذہب سے ہو اس کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔ جس طرح امریکہ گوانتاموبے میں مسلمانوں قیدیوں کے ساتھ جس طرح کا سلوک کر رہا ہے وہ سب کے سامنے عیاں ہے۔ عراق کی بوغریب جیل میں قیدیوں کے ساتھ کیا کیا ظلم و ستم ہوتے رہے ان مظالم کی داستانوں سے تمام مذاہب کے پیروکار اچھی طرح واقف ہیں۔ تاہم یورپ اور مختلف این جی اوز اس معاملے میں چپ سادھے ہوئے ہے۔

۱۰۔ عالمی اتحاد کے لیے سیاست میں اعتدال پسندی

ملوکیت و پاپائیت یا اشتراکیت و جمہوریت یا قبائلی نظام حکومت بھی اگر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے سائے سے باہر رہ کر چلایا جائے گا تو تباہی و بربادی کے سوا انسانیت کو کچھ نہیں ملے گا۔

لادین سیاست کے پیروکار بھی کبھی بھی دوسرے کا عزت سے رہنا برداشت نہیں کر سکتے۔ اکثر مغربی و مشرقی مفکرین کے نزدیک گزشتہ دونوں عالمگیر جنگوں کی بنیاد یہی لادین سیاست تھی جس کی وجہ سے سات کروڑ افراد موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ اسلامی تعلیمات یہ ہے کہ اگر کسی کو زمین میں اقتدار مل جائے تو وہ زمین میں اپنی بالادستی کی بجائے اللہ کے حکم کی بالادستی قائم کرے لوگوں کو نیکی طرف بلائے اور منکرات اور برائیوں کی جہنم میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرے۔ اسلام حکمرانوں پر مثبت اور تعمیری تنقید سے نہیں روکتا۔ اسی طرح ظالم و جابر حکمران کے خلاف کلمہ حق کو جہاد کہا گیا ہے بلکہ ایسے حالات میں مستقل مزاجی، صبر و برداشت سے ظلم کے خلاف ڈٹے رہنا چاہیے۔

۱۱۔ معاشی و اقتصادی استحصال کا خاتمہ

سود معاشی ظلم کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے سود کی ہر شکل چاہے وہ مفرد ہو یا مرکب' ذاتی طور پر لیا جائے یا تجارتی و پیداواری قرضوں پر حرام قرار دیا اور اس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان جنگ قرار دیا۔ اسلام نے ارتکاز دولت کو ممنوع کیا ہے۔ سود' معاشی و اقتصادی استحصال کا سبب ہے۔ اس کا خاتمہ ضروری ہے۔ حضرت محمد ﷺ کا پیغام عالمگیر اور آفاقی ہے' جس سے نسل انسانیت کی روحانی تربیت ہو سکتی ہے۔ محسن انسانیت نے غلامی کو بتدریج ختم کیا تھا۔ مگر مغربی دنیا نے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف جیسے اقتصادی اداروں سے ممالک کو نئی قسم کی معاشی اور اقتصادی غلامی میں جکڑ لیا اور معاشی ناہمواریاں پیدا کر کے انسانیت کی فلاح کے بجائے ان کی معاشی بربادی کا سامان پیدا کر دیا۔ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے کہ مسلم امہ انسانیت کی فلاح کے لیے اپنی اقتصادی مشترکہ منڈی تشکیل دے اور اسلامی اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے مسلمانوں کی صحیح کردار سازی کی مشترکہ پالیسی وضع کرے۔

اسلام کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے اس کو کسی فرد' جماعت' قوم' قبیلہ یا نسل و وطن کے ساتھ خاص نسبت نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہمہ گیر دین ہے جو اس نے بلاتفریق ملک و ملت' رنگ و نسل' ہر غریب و امیر انسان کی ہدایت اور فلاح و بہبود کی غرض سے بھیجا۔ عام طور پر اسلامی

معاشرے میں جدیدیت کو عریانی اور مغربی تہذیب میں پیدا شدہ خامیوں سے جوڑ دیا جاتا ہے لیکن نشاۃ ثانیہ نے جس جدیدیت کو جنم دیا اس کی بنیاد عقل سلیم پر رکھی گئی تھی اور اسلام میں عقل کوئی نہ تو حرام شے ہے اور نہ ہی عقل کے ذریعے انسانی گتھیوں کو سلجھانا غیر اسلامی ہے۔ بابائے روم نے بھی اپنے حالیہ دورہ جرمنی میں مسلمانوں' عیسائیوں اور یہودیوں کے درمیان بقائے باہمی اور بات چیت کے ذریعے غلط فہمیوں کے تدارک پر زور دیا۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات کی تاریخ طویل بھی ہے اور بھرپور بھی۔ اس تاریخ میں قرطبہ' بغداد' استنبول اور بخارا میں مسلمان اور یہودیوں کے باہمی امن و سکون سے ساتھ ساتھ رہنے کی روشن مثالیں بھی شامل ہیں۔ کئی یہودی مورخین نے اسپین میں مسلمان کے دور حکومت کو ایک تاریخی سنہری دور کہا ہے۔ جس میں یہودی معاشرہ مذہبی تحمل اور علم دوست فضا میں معاشی' سیاسی اور علم و دانش کے لحاظ سے پھلا پھولا' بعد ازاں مسلمان اور یہودی رومن کیتھولک تنظیم کے غیظ و غضب کا نشانہ بنے۔ درحقیقت یہودی اور مسلہ [illegible] تک نہ صرف مشرق وسطیٰ سے اسپین تک امن اور خوشحالی کے ادوار بلکہ مصائب کے دور میں بھی ا کٹھے رہے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ 14 سو سال پہلے بیت المقدس میں داخل ہونے کے بعد پہلا حکم یہودیوں کی 5 سو سالہ جلاوطنی کو منسوخ کرنے کا دیا تھا۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ظہور اسلام کے وقت سے ہی عربوں اور یہودیوں کے مابین ایک قسم کا سماجی توازن قائم ہو گیا تھا۔ فلسطین میں بنی امیہ کے دور میں بھی عیسائیوں اور یہودیوں کی مذہبی رسومات میں مداخلت نہیں کی گئی اور وہ اپنے اپنے مذاہب کے ضابطہ اخلاق کے مطابق اپنی سماجی زندگی گزارتے رہے۔ بنو عباس کے زمانے میں یہودیوں نے اہم حکومتی منصوبوں پر کام کیا۔ بہت سے یہودی دانشوروں نے عربی زبان پر بھی عبور حاصل کیا اور اپنی تخلیقات کے ذریعے نام پیدا کیے۔ ان دانشوروں میں موسیٰ میمونائڈز کا نام قابل ذکر ہے۔ یہودیوں پر اسپین اور یورپ میں مظالم ہوئے تو مشرق وسطیٰ ان کے لیے بہترین پناہ گاہ سمجھی جاتی رہی۔ یہودیوں پر ظلم و ستم تو یورپ میں ہوا لیکن اس کا بدلہ فلسطین میں لیا گیا۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

عالمی اتحاد واخوت، ہم آہنگی اور یگانگت اس وقت پھلی پھولی جب آپ ﷺ نے مہاجرین و انصار کا آپس میں بھائی چارہ کرایا اور وہ بھائیوں کی طرح آپس میں مل کر زندگی گزارنے لگے اس بارے میں اسلام کا نقطہ نظر عالمگیر ہے اور اسلام ایک عالمگیر اسلامی اخوت قائم کرنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی تم کو سلام کرے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں جواب دو یا وہی الفاظ دہرادو۔ عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اگر فرعون مجھ کو کہے کہ بارک اللہ فیک تو میں جواب میں کہوں گا ''وفیک''

سرور کائنات ﷺ کے پیغام کی یہ خصوصیت بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ وہ صرف مسلمانوں ہی کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ ایک عالمگیر پیام امن وآزادی ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ اس پیغام کو نہ صرف مسلمانوں تک پہنچایا جائے بلکہ جو مسلمان نہیں ہیں انکو بھی اس پیغام کی دعوت دی جائے۔ اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا سب سے اچھا اور مؤثر طریقہ وہی ہے جو اللہ کے آخری پیغمبر نے اختیار فرمایا تھا۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورہ الصف/ آیت نمبر ۶
۲۔ سورہ اعراف/ آیت نمبر ۱۵۸
۳۔ سورہ البقرہ/ آیت نمبر ۱۱۹
۴۔ سورہ النساء/ آیت نمبر ۱۰۵
۵۔ سورہ الاحزاب/ آیت نمبر ۴۰
۶۔ سورہ الاحزاب/ آیت نمبر ۴۶
۷۔ ماخوذ از سورہ الفتح/ آیت نمبر ۱
۸۔ سورہ التکویر/ آیت نمبر ۱۹/ ۲۰
۹۔ ماخوذ سورہ الضحیٰ/ آیت نمبر ۵
۱۰۔ متعدد مرتبہ مثلاً سورہ الفتح/ آیت نمبر ۲۹
۱۱۔ ماخوذ سورہ الانشراح/ آیت نمبر ۴
۱۲۔ سورہ الاحزاب/ آیت نمبر ۴
۱۳۔ سورہ الاحزاب/ آیت نمبر ۴۵
۱۴۔ سورہ الکوثر/ آیت نمبر ۱
۱۵۔ ماخوذ از سورہ الفتح/ آیت نمبر ۲۸
۱۶۔ سورہ الجن/ آیت نمبر ۱۹

۱۷۔ماخوذ از سورہ الضحیٰ ر آیت نمبر ۸ ۱۸۔ماخوذ از سورہ الفتح ر آیت نمبر ا
۱۹۔سورہ التوبۃ ر آیت نمبر ۳۴ ۲۰۔سورہ الرعد ر آیت نمبر ۴۳
۲۱۔سورہ آل عمران ر آیت نمبر ۱۹۳ ۲۲۔سورہ المائدہ ر آیت نمبر ۱۵
۲۳۔سورہ الشوریٰ ر آیت نمبر ۵۲ ۲۴۔سورہ یٰسین ر آیت نمبر ا
۲۵۔اسلامی انقلاب کا عہد نامہ ر الطاف جاوید ر لاہور ر الائیو پبلیشرز ر ۱۹۹۷ء ر ص ۱۳٦
۲٦۔القرآن ر سورہ نمبر ا ر سورہ فاتحہ ر آیت نمبر ا
۲۷۔سبل الہدیٰ ر ا ر ۵۲۷ ۲۸۔سبل الہدیٰ ر ا ر ۵۲۹
۲۹۔ابن ماجہ ر حدیث نمبر ۹۰٦ ۳۰۔صحیح مسلم ر کتاب الزکوٰۃ
۳۱۔مسلم ر کتاب الفضائل ر حدیث نمبر ۳ ۳۲۔سبل الہدیٰ ر اللہ ر ا ۵۴
۳۳۔مسلم ر کتاب الفضائل ۳۴۔الترمذی ر ۲ ر ۲۸۲
۳۵۔الترمذی ر ۲ ر ۲۸۲ ۳٦۔سبل الہدیٰ ر ا ر ۵٦۴
۳۷۔مسند احمد بن حنبل ر ا ر ۲۲۷ ۳۸۔ابن ماجہ ر حدیث نمبر ۳۸۳۰
۳۹۔سنن ابی داؤد ر کتاب الادب فی حسن الخلق ر ۲ ر ۱۸۷
۴۰۔الجامع الصغیر للسیوطی ر ا ر ۳٦۳ ۴۱۔صحیح مسلم ر کتاب الایمان ر حدیث نمبر ۳۲۷
۴۲۔مسند احمد ر حدیث ۵٦٦۷ ۴۳۔ابن ماجہ ر کتاب الزاہد ر حدیث ۴۱۵۳
۴۴۔سنن ترمذی ر کتاب المناقب ر ۲ ر ۲۹۹ ۴۵۔ابن ماجہ ر الدارمی ر حدیث ۲۲۹
۴٦۔القرآن ر سورہ الانبیاء ر سورہ نمبر ۲۱ ر آیت نمبر ۱۰۷
۴۷۔سورہ سباء ر سورہ نمبر ۳۴ ر آیت نمبر ۲۸
۴۸۔القرآن ر سورہ یوسف ر سورہ نمبر ۱۲ ر آیت نمبر ۱۰۴)(سورہ نمبر ٦ ر آیت نمبر ۹۰)(سورہ نمبر ۳۸ ر آیت نمبر ۴۸)(سورہ نمبر ۲۸ ر آیت نمبر ۲۷(سورہ نمبر ٦۹ ر آیت نمبر ۵۲)
۴۹۔القرآن ر سورہ الجاثیہ ر سورہ نمبر ۴۵ ر آیت نمبر ۲۰
۵۰۔القرآن ر سورہ بنی اسرائیل ر آیت نمبر ۱۷۔۱۸

۵۱۔عقائد اسلام رمولانا محمد طاہر قاسمی رلاہور رطیب پبلیشرز ر۲۰۰۲ء رص ۱۵
۵۲۔القرآن رسورہ آل عمران رسورہ نمبر۳ ررکوع نمبر ۱۵ رآیت نمبر ۶۴
۵۳۔ترجمہ از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رمدینہ منورہ رشاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس ر۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۹ء رص ۷۳
۵۴۔تفسیر ابن کثیر رحافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر مترجم مولانا محمد جونا گڑھی رلاہور رمکتبہ قدوسیہ ر۱۹۹۹ء رص ۴۲۵
۵۵۔تدبر قرآن رامین احسن اصلاحی رلاہور رفاران فاؤنڈیشن ر۱۹۸۹ء رص ۱۱۲
۵۶۔القرآن الکریم وترجمۃ معانیہ وتفسیر الی اللغۃ الاردیہ رمولانا شبیر احمد عثمانی ررمدینہ منورہ رشاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس ر۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۹ء ص ۷۳
۵۷۔تفہیم القرآن رمولانا مودودی رلاہور رمنصورہ رص ۲۶۲
۵۸۔تفسیر ابن کثیر رحافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر مترجم مولانا محمد جونا گڑھی رلاہور رمکتبہ قدوسیہ ر۱۹۹۹ء رص ۴۲۵
۵۹۔القرآن رسورہ الانبیاء رآیت نمبر ۲۵
۶۰۔القرآن رسورہ النحل رآیت نمبر ۳۶
۶۱۔تدبر قرآن رمحمد امین اصلاحی رلاہور رفاران فاؤنڈیشن ر۱۹۸۹ء ررص ۱۱۲
۶۲۔لوقا ۴:۸
۶۳۔مرقس ۱۲:۲۹۔۳۰
۶۴۔یوحنا ۱۷:۳
۶۵رمتی ۱۹:۱۷
۶۶۔فی ظلال القرآن رسید قطب شہید مترجم سید معروف شاہ شیرازی ررلاہور رادارہ منشورات اسلام ر۱۹۹۷ء رص ۶۲۳
۶۷۔اسلامی نظریہ حیات ر پروفیسر خورشید احمد رکراچی رشعبہ تصنیف وتالیف جامعہ کراچی ر۱۹۶۸ء رص ۳۹)
۶۸۔فرید وجدی رتطبیق الدیانۃ الاسلامیہ رقاہرہ رص ۱۴

۶۹۔دین فطرت اسلام ہی کیوں؟ رنورالحق صدیقی رلاہور رطاہر سنز رص ۲۲
۷۰۔علی اوسط صدیقی راسلامیات رکراچی رطاہر سنز ر۱۹۹۴ءرص ۱۹
71.http://www.britannica.com/eb/article-9063
138?query=Religion&ct=
72. Oxfor Universal Dictionary/Joyce M. Hawkins/London/
Oxford University press/1981/P.590
۷۳۔مذاہب عالم میں تصور خدا رڈاکٹر ذاکر نائیک مترجم سید امتیاز احمد رلاہور ردار النوادر ر۲۰۰۵ءرص ۷
۷۴۔سورہ الحجرات ررکوع ۱ر پارہ ۲۷
۷۵۔ابن ہشام/السیرۃ النبویہ/مصر/مصطفی البابی الحلبی / ج ۲/صفحہ نمبر ۶۷۴۳
۷۶۔مذاہب عالم میں تصور خدا رڈاکٹر ذاکر نائیک مترجم سید امتیاز احمد رلاہور ردار النوادر ر۲۰۰۵ءرص ۸
۷۷۔مذاہب عالم راحمد عبداللہ رالمسدوسی رلاہور رحاجی حنیف اینڈ سنز ر۲۰۰۴ءرص ۳۳
۷۸۔ملت اسلامیہ رعلی نواز میمن مترجم صفوت قدوائی رکراچی رانجمن ترقی اردو پاکستان ر۲۰۰۱ءرص ۳۰۸
79.http://www.adherents.com/Religions_By_Adherents.html
۸۰۔عیسائیت انجیل اور قرآن کی روشنی میں رعبدالوحید خان رلاہور راسلامک پبلیکیشنز ر۱۹۸۱ءرص ۲۳۲
۸۱۔سورہ البقرہ رآیت نمبر ۲۸۵
۸۲اسلامیات ر پروفیسر حسن الدین ہاشمی رکراچی ررشید اینڈ سنز ر۱۹۹۷ءرص ۲۲
۸۳۔سورہ النحل رآیت نمبر ۴۲
۸۴. القرآن ر سورۃ فتح رآیت نمبر ۲۸
۸۵۔اسلامیات ر پروفیسر حسن الدین ہاشمی رکراچی ررشید اینڈ سنز ر۱۹۹۷ءرص ۲۵
۸۶۔سورہ الاعراف رآیت نمبر ۱۵۸
۸۷۔سورہ آل عمران رآیت ۸۵
۸۸۔سورہ المائدہ رآیت نمبر ۳

۸۹۔ پنڈت گوپال کرشن (ایڈیٹر بھارت سماچار، بمبئی) / مقالہ مہاپرش محمد ﷺ / ۱۹۶۶ / ص ۱۶۴

۹۰۔ پاکستان کی اسلامی اساس اور جدید تقاضے / کے ایم عظیم / لاہور / خزینہ علم و ادب / ۲۰۰۲ء / ص ۳۰۸

۹۱۔ اسلامی انقلاب کا عہد نامہ / الطاف جاوید / لاہور / الائیڈ پبلیشرز / ۱۹۹۷ء / ص ۵۴

92.http://quran.al-islam.com/

93.Sura Al-Najum / Verse No.19

94.Sura Al-Mulk / Verse No.16

95Sura Al-Tahreem / Verse No.3

96.Sura Al-Qaf / Verse No. 16

97.http://en.wikipedia.org/wiki/Allah

98.http://www.britannica.com/ebc/article-9 355024?query=Allah&ct=

99 (Oxfor Universal Dictionary/Joyce. M. Hawkins/London/Oxford University press/1981/ P.304)

۱۰۰۔ مذاہب عالم کا انسائیکلو پیڈیا / لیوس مور / مترجم یاسر جواد و سعدیہ جواد / لاہور / نگارشات / ۲۰۰۵ / ص ۱۶۰

۱۰۱۔ مطالعہ مذاہب / ڈاکٹر مولانا محسن عثمان ندوی / کراچی / مجلس نشریات اسلام / ۱۹۹۹ء / ص ۳۱۔۳۲۔۳۳

۱۰۲۔ اسلام اور مذاہب عالم / ملک کریم بخش / لاہور / شیخ محمد بشیر اینڈ سنز / ص ۳۸

۱۰۳۔ مذاہب عالم میں تصور خدا / ڈاکٹر ذاکر نائیک / مترجم سید امتیاز احمد / لاہور / دار النوادر / ۲۰۰۵ء / ص ۱۰

104 (The Great Religion Of The Modern World/Jhon Clark/Merath/1964/P.44)

۱۰۵۔ بھگود گیتا / باب ۷ / اشلوک ۲۰

۱۰۶۔ اسلامی نظریہ حیات / پروفیسر خورشید احمد / کراچی / شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ کراچی / ۱۹۶۸ء / ص ۴۳

۱۰۷۔ چندوگیا اُپنشد / باب ۶ / فریق ۲ / اشلوک نمبر ۲

۱۰۸۔ سویت سواترا اُپنشد / باب نمبر ۶ / اشلوک نمبر ۹ / جلد دوم / ص ۲۶۳

۱۰۹۔ سویت سواتر اُپنشد / باب نمبر ۴ / اشلوک نمبر ۱۹

۱۱۰۔ ایس رادھا کرشن / پرنسپل اُپنشد / جلد ۱۵ / حصہ دوم / ص ۲۵۳

۱۱۱۔ سویت سواتر اُپنشد / باب نمبر ۴ / اشلوک نمبر ۲۰

۱۱۲۔ تاریخ مذاہب / رشید احمد / لاہور / زمرد پبلیکیشنز / ۲۰۰۴ء / ص ۱۳۰

۱۱۳۔ تاریخ مذاہب / رشید احمد / لاہور / زمرد پبلیکیشنز / ۲۰۰۴ء / ص ۱۳۰

۱۱۴۔ یجروید / باب نمبر ۳۲ / اشلوک نمبر ۳

۱۱۵۔ یجروید / باب نمبر ۴۰ / اشلوک نمبر ۸

۱۱۶۔ یجروید / باب نمبر ۴۰ / اشلوک نمبر ۹

۱۱۷۔ یجروید / باب نمبر ۴۰ / اشلوک نمبر ۱۶

۱۱۸۔ تاریخ مذاہب / رشید احمد / لاہور / زمرد پبلیکیشنز / ۲۰۰۴ء / ص ۱۳۰

۱۱۹۔ اتھروید / باب نمبر ۵۸ / جلد ۲۰ / اشلوک نمبر ۳

۱۲۰۔ تاریخ مذاہب / رشید احمد / لاہور / زمرد پبلیکیشنز / ۲۰۰۴ء / ص ۱۳۰

۱۲۱۔ رگ وید ۶۔ ۴۵۔ ۱۶

۱۲۲۔ رگ وید ۱۰۔ ۱۲۱۔ ۱

۱۲۳۔ رگ وید / باب نمبر ۱۶۴ / اشلوک نمبر ۴۶

۱۲۴۔ تاریخ مذاہب / رشید احمد / لاہور / زمرد پبلیکیشنز / ۲۰۰۴ء / ص ۱۳۰

۱۲۵۔ ادیان مذاہب کا تقابلی مطالعہ / ڈاکٹر عبدالرشید / کراچی / طاہر سنز / ۱۹۹۲ء / ص ۶۰

۱۲۶۔ ادیان مذاہب کا تقابلی مطالعہ / ڈاکٹر عبدالرشید / کراچی / طاہر سنز / ۱۹۹۲ء / ص ۶۰

۱۲۷۔ مطالعہ مذاہب / ڈاکٹر مولانا محسن عثمان ندوی / کراچی / مجلس نشریات اسلام / ۱۹۹۹ء / ص ۱۵۳

۱۲۸۔ مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا / لیوس مور / مترجم یاسر جواد و سعدیہ جواد / لاہور / نگارشات / ۲۰۰۵ء / ص ۲۵۴

۱۲۹۔ مذاہب عالم میں تصور خدا / ڈاکٹر ذاکر نائیک / مترجم سید امتیاز احمد / لاہور / دار النوادر / ۲۰۰۵ء / ص ۱۷

۱۳۰۔ مذاہب عالم میں تصور خدا / ڈاکٹر ذاکر نائیک / مترجم سید امتیاز احمد / لاہور / دار النوادر / ۲۰۰۵ء / ص ۱۸

۱۳۱ـ مذاہب عالم میں تصور خدا / ڈاکٹر ڈاکرنائیک مترجم سید امتیاز احمد / لاہور / دار النوادر / ۲۰۰۵ء / ص ۱۸

۱۳۲ـ تاریخ مذاہب / رشید احمد / لاہور / زمرد پبلیکیشنز / ۲۰۰۲ء / ص ۱۷۰ـ۱۷۱

۱۳۳ـ مذاہب عالم میں تصور خدا / ڈاکٹر ڈاکرنائیک مترجم سید امتیاز احمد / لاہور / دار النوادر / ۲۰۰۵ / ص ۱۹

۱۳۴ـ خدا اور ایمان / وقار حسین مسافر / کراچی / سید اینڈ سید / ۲۰۰۰ء / ص ۱۳۱ـ۱۳۲

۱۳۵ـ مذاہب عالم میں تصور خدا / ڈاکٹر ڈاکرنائیک مترجم سید امتیاز احمد / لاہور / دار النوادر / ۲۰۰۵ء / ص ۲۰

۱۳۶ـ ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ / ڈاکٹر عبدالرشید / کراچی / طاہر سنز / ۱۹۹۲ء / ص ۲۴۹

۱۳۷ـ (سینا ۷: ۳۱ اور ۱۱)' (سینا ۷: ۴۴)' (سینا ۱۱: ۵۰) اور (سینا ۷: ۵۱)

۱۳۸ـ (سینا ۱۱: ۳۳)' (سینا ۶: ۴۵)

۱۳۹ـ (سینا ۱۱: ۳۳) (سینا ۳: ۴۸)

۱۴۰ـ (سینا ـ ۱۵' ۱۳' ۱۱' ۹' ۷' ۵' ۴' : ۳۴)' (سینا ۲: ۴۴)' (سینا ۹: ۴۶) (سینا ۳: ۴۸)

۱۴۱ـ گیتا اور قرآن مقالہ از پنڈت سندر لال / نگار پاکستان خدا نمبر / لاہور / ۱۹۶۹ء / ص ۱۳۶

۱۴۲ـ مطالعہ مذاہب / ڈاکٹر مولانا محسن عثمان ندوی / کراچی / مجلس نشریات اسلام / ۱۹۹۹ء / ص ۶۹ـ۷۰

۱۴۳ـ مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا / لیوس مور مترجم یاسر جواد و سعدیہ جواد / لاہور / نگارشات / ۲۰۰۵ / ص ۲۲۵

۱۴۴ـ ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ / ڈاکٹر عبدالرشید / کراچی / طاہر سنز / ۱۹۹۲ء / ص ۱۶۴ـ۱۶۵

۱۴۵ـ اسلامی انسائیکلوپیڈیا / سید قاسم محمود / لاہور / ص ۱۵۶۶

۱۴۱ـ گیتا اور قرآن مقالہ از پنڈت سندر لال / نگار پاکستان خدا نمبر / لاہور / ۱۹۶۹ء / ص ۱۳۶

۱۴۲ـ مطالعہ مذاہب / ڈاکٹر مولانا محسن عثمان ندوی / کراچی / مجلس نشریات اسلام / ۱۹۹۹ء / ص ۶۹ـ۷۰

۱۴۳ـ مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا / لیوس مور مترجم یاسر جواد و سعدیہ جواد / لاہور / نگارشات / ۲۰۰۵ / ص ۲۲۵

۱۴۳ـ مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا / لیوس مور مترجم یاسر جواد و سعدیہ جواد / لاہور / نگارشات / ۲۰۰۵ / ص ۲۲۵

۱۴۴ـ ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ / ڈاکٹر عبدالرشید / کراچی / طاہر سنز / ۱۹۹۲ء / ص ۱۶۴ـ۱۶۵

۱۴۵ـ اسلامی انسائیکلوپیڈیا / سید قاسم محمود / لاہور / ص ۱۵۶۶

۱۴۶ـ خدا اور ایمان / وقار حسین مسافر / کراچی / سید اینڈ سید / ۲۰۰۰ء / ص ۱۳۱

۱۴۷۔ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ/ڈاکٹر عبدالرشید/کراچی/طاہر سنز/۱۹۹۲ء/ص ۲۶۹

۱۴۸۔مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ/پروفیسر چودھری غلام رسول/لاہور/علمی کتاب گھر/ص ۳۸۶

۱۴۹۔خروج/باب ۳/آیت ۲۰)(استثناء/باب ۱۶/آیت ۱۵

۱۵۰۔عہد نامہ عتیق/سلاطین/باب ۲۳/آیت ۱۹

۱۵۱۔عہد نامہ عتیق/زبور/باب ۲۲/آیت ۱۳۔۱۴

۱۵۲۔خروج ۲۰ اور استثناء/باب ۱۶/آیت ۵

۱۵۳۔ادیان مذاہب کا تقابلی مطالعہ/ڈاکٹر عبدالرشید/کراچی/طاہر سنز/۱۹۹۲ء/۲۶۹

۱۵۴۔کتاب مقدس/ثنائیہ ۲/آیت نمبر ۴

۱۵۵۔کتاب مقدس/عیسائیہ ۴۳/آیت نمبر ۱۱

۱۵۶۔کتاب مقدسہ/عیسائیہ ۴۶/آیت نمبر ۹

۱۵۷۔کتاب مقدس/خروج ۴۰/آیت نمبر ۵۔۳

۱۵۸۔کتاب مقدس/ثنائیہ ۹/آیت نمبر ۷۔۵

۱۵۹۔سموئیل/باب نمبر ۲/آیت نمبر ۲

۱۶۰۔سموئیل/باب نمبر ۲۹/آیت نمبر ۱۵

۱۶۱۔یسعیاہ/باب نمبر ۴۲/آیت نمبر ۴۴

۱۶۲۔استثناء/باب نمبر ۳۹/آیت نمبر ۴

۱۶۳۔عہد نامہ عتیق/سلاطین اول/بات ۳۳/آیت ۸

۱۶۴۔یسعایاہ/باب نمبر ۴/آیت نمبر ۴۴

165-http://en.wikipedia.org/wiki/Christianity

۱۶۶۔تاریخ مذاہب/رشید احمد/لاہور/زمر پبلی کیشنز/۲۰۰۴ء/ص ۳۴۹

۱۶۷۔تاریخ عالم پر ایک نظر/جواہر لال نہرو مترجم طاہر منصور فاروقی/لاہور تخلیقات/۱۹۹۵ء/ص ۱۴۳

۱۶۸۔عیسائیت انجیل و قرآن کی روشنی/عبدالوحید خان/لاہور/اسلامک پبلی کیشنز/۱۹۸۱ء/ص ۱۸۵

۱۶۹۔متی/باب نمبر ۱۵/آیت نمبر ۲۴

۱۷۰۔دین فطرت اسلام ہی کیوں/نور الحق صدیقی/لاہور/طاہر سنز/۲۰۰۵ء/ص ۱۸۱

۱۷۱۔اسلام اور عصر جدید/محمود تنزیل الصدیقی الحسینی/کراچی/مکتبہ حرم/۲۰۰۴ء/ص ۲۰)

(172)(Concept of God in Major Religion/Dr. Zakir

Abdul Karim Naik/Bombay/Islamic Research Foundation/P.14)

۱۷۳۔ مرقس/ باب ۲۹/ آیت نمبر ۱۲
۱۷۴۔ تاریخ مذاہب/ رشید احمد/ لاہور/ زمر پبلی کیشنز/ ۲۰۰۴ء/ ص ۳۶۷
۱۷۵۔ یوحنا/ باب ۱۸/ آیت ۱۸۔۱۹
۱۷۶۔ یوحنا/ باب نمبر ۴/ آیت نمبر ۱۷
۱۷۷۔ زبور/ باب نمبر ۴/ آیت نمبر ۱۱
۱۷۸۔ دانی ایل/ باب نمبر ۲۴/ آیت نمبر ۴
۱۷۹۔ خروج/ باب نمبر ۲۰/ آیت نمبر ۳۳
۱۸۰۔ تیمتھیس اول/ باب نمبر ۱۴/ آیت نمبر ۴
۱۸۱۔ لوقا/ باب نمبر ۴۶/ آیت نمبر ۲۳
۱۸۲۔ متی/ باب نمبر ۱۹/ آیت نمبر ۱۰
۱۸۳۔ القرآن/ سورہ المائدہ/ آیت نمبر ۵۷
۱۸۴۔ القرآن/ سورہ آل عمران/ آیت نمبر ۱۲۸
۱۸۵۔ القرآن/ سورہ النساء/ آیت نمبر ۸۹
۱۸۶۔ القرآن/ سورہ آل عمران/ آیت نمبر ۱۳۹
۱۸۷۔ القرآن/ سورہ آل عمران/ آیت نمبر ۱۴۵
۱۸۸۔ القرآن/ سورہ المائدہ/ آیت نمبر ۵۵
۱۸۹۔ مذاہب عالم/ احمد عبداللہ مسدوسی/ کراچی/ مکتبہ خدام ملت/ ۱۹۵۸ء/ ص ۴۲۹
۱۹۰۔ مذاہب عالم/ احمد عبداللہ مسدوسی/ کراچی/ مکتبہ خدام ملت/ ۱۹۵۸ء/ ص ۴۳۰
۱۹۱۔ سورہ آل عمران/ آیت نمبر ۱۹' نیز دیکھیے سورہ الفصف/ آیت نمبر ۹' سورہ المائدہ/ آیت نمبر ۳
۱۹۲۔ سورہ التوبہ/ آیت نمبر ۳۳)' الدین القیم (سورہ الروم/ آیت نمبر ۳۰) اور دین اللہ (سورہ النصر/ آیت نمبر ۲)
۱۹۳۔ سیرت نبوی ﷺ کے منہاج/ پروفیسر سمیع اللہ قریشی/ لاہور/ سنگ میل پبلی کیشنز/ ۱۹۹۵ء/ ص ۱۳
۱۹۴۔ اسلامیات/ علی اوسط صدیقی/ کراچی/ طاہر سنز/ ۱۹۹۴ء/ ص ۵۶
۱۹۵۔ مذاہب عالم/ احمد عبداللہ مسدوسی/ کراچی/ مکتبہ خدام ملت/ ۱۹۵۸ء/ ص ۴۱۵
۱۹۶۔ مذاہب عالم/ احمد عبداللہ مسدوسی/ کراچی/ مکتبہ خدام ملت/ ۱۹۵۸ء/ ص ۴۱۵ ۱۹۷۔ پارہ ۷/ آیت ۸۷
۱۹۸۔ اسلامیات/ علی اسط صدیقی/ کراچی/ طاہر سنز/ ۱۹۹۴ء/ ص ۵۷
۱۹۹۔ بیتھ مین/ برج ٹو اسلام/ نیو یارک/ ۱۹۷۸ء/ ص ۴۷

۲۰۰۔محمد تنزیل الصدیقی الحسینی/اسلام اور عصر جدید/کراچی/مکتبہ نور حرم/۲۰۰۲ء/ص ۱۹
۲۰۱۔مذاہب عالم میں تصور خدا/ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک مترجم سید امتیاز احمد/ لاہور /دارالنوار/۲۰۰۵ء/ص ۲۸
۲۰۷۔القرآن/سورہ البقرہ/آیت نمبر ۱۰۶، ۱۰۹، ۲۸۴
۲۰۸۔اسلام اور عصر حاضر/مولانا وحیدالدین خان/کراچی/فضلی سنز/۱۹۸۶ء/ص ۱۱۸
۲۰۹۔القرآن/سورہ اخلاص/سورہ نمبر ۱۱۲/آیت نمبر ۴
۲۱۰۔القرآن/سورہ الشوریٰ/سورہ نمبر ۴۲/آیت نمبر ۱۱
۲۱۱۔القرآن/سورہ الانعام/سورہ نمبر ۶/آیت نمبر ۱۰۳
۲۱۲۔القرآن/سورہ فاتحہ/سورہ نمبر ۱/آیت نمبر ۶۔۷
۲۱۳۔القرآن/سورہ الرعد/سورہ نمبر ۱۳/آیت نمبر ۹
۲۱۴۔القرآن/سورہ اخلاص/سورہ نمبر ۱۱۲/آیت نمبر ۱
۲۱۵۔سورہ البقرہ/آیت نمبر ۲۵۵
۲۱۶۔القرآن/سورہ الحشر/سورہ نمبر ۵۹/آیت نمبر ۲۴)(القرآن/سورہ طہ/سورہ نمبر ۲۰/آیت نمبر ۸)
۲۱۷۔القرآن/سورہ الکھف/سورہ نمبر ۱۸/آیت نمبر ۱۱۰
۲۱۸۔القرآن/سورہ الاعراف/سورہ نمبر ۷/آیت نمبر ۱۸۰
۲۱۹۔سورہ البقرہ/سورہ نمبر ۲/آیت نمبر ۲۵۵
۲۲۰۔القرآن/سورہ الحدید/سورہ نمبر ۵۷/آیت نمبر ۴
۲۲۱۔القرآن/سورہ الحدید/سورہ نمبر ۵۷/آیت نمبر ۲
۲۲۲۔القرآن/سورہ الحدید/سورہ نمبر ۵۷/آیت نمبر ۳
۲۲۳۔القرآن/سورہ آل عمران/سورہ نمبر ۳/آیت نمبر ۱۱۳ تا ۱۱۵
۲۲۴۔القرآن/سورہ المائدہ/آیت نمبر ۸۲
۲۲۵۔القرآن/سورہ البقرہ/آیت نمبر ۴۹

(226)(The First Written Constituion/Dr. Hamidullah/ Lahore/1975/P.41

۲۲۷۔ میثاق مدینہ کا آئینی تجزیہ / پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری / لاہور / منہاج القرآن / ۲۰۰۱ء / ص ۵۰۔۵۱

۲۲۸۔ رسول اکرم ﷺ اور رواداری / ڈاکٹر حافظ محمد ثانی / کراچی / فضلی سنز / ۱۹۹۸ء / ص ۱۱۱

۲۲۹۔ محمد رسول اللہ ﷺ / (مقالہ سیرت) اردو دائرہ معارف اسلامیہ / لاہور / ۱۹۷۳ء / ص ۱۶۵

۲۳۰۔ میثاق مدینہ کا آئینی تجزیہ / پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری / لاہور / منہاج القرآن / ۲۰۰۱ء / ص ۲۸

۲۳۱۔ خطبات بہاولپور / ڈاکٹر حمید اللہ / اسلام آباد / ادارہ تحقیقات اسلامی / ۱۹۹۲ء / ص ۲۳۶)

۲۳۲۔ عہد نبوی ﷺ میں نظام حکمرانی / ڈاکٹر حمید اللہ / کراچی / اردو اکیڈمی / ۱۹۸۷ء / ص ۱۰۲

۲۳۳۔ محمد رسول اللہ ﷺ / (مقالہ سیرت) اردو دائرہ معارف اسلامیہ / لاہور / ۱۹۷۳ / ص ۱۶۷

۲۳۴۔ رسول اکرم ﷺ اور یہود حجاز / سید برکات احمد مترجم ڈاکٹر مشیر الحق ندوی / لاہور / مکتبہ عالیہ / ۱۹۸۹ء / ص ۸۲

۲۳۵۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ / عہد نبوی میں نظام حکمرانی / ص ۱۰۲

۲۳۶۔ روح اسلام / سید امیر علی مترجم محمد ہادی حسین / لاہور / ادارہ ثقافت اسلامیہ / ۱۹۸۴ء / ص ۵۸

۲۳۷۔ محمد حسین ہیکل / حیاۃ محمد ﷺ / قاہرہ / النھضۃ العصریہ / ۱۹۴۷ء / ص ۱۹۹

۲۳۸ روح اسلام / سید امیر علی مترجم محمد ہادی حسین / لاہور / ادارہ ثقافت اسلامیہ / ۱۹۸۴ء / ص ۱۷۹۔۱۸۰

۲۳۹۔ نقوش رسول نمبر / مقالہ بعنوان اسلام اور مذہبی رواداری از خلیفہ عبد الحکیم / لاہور / ادارہ فروغ اسلام / ۱۹۸۳ء / جلد سوم / ص ۶۷۲

240.http://biblia.com/theology/religions.html

241.http://www.cpwr.org/who/history.html

۲۴۲۔ ملت اسلامیہ / علی نواز میمن مترجم صفوت قدوائی / کراچی / انجمن ترقی اردو پاکستان / ۲۰۰۱ء / ص ۱۷۵

۲۴۳۔ القرآن / سورہ آل عمران / آیت نمبر ۶۴ ۲۴۴۔ القرآن

۲۴۵۔ مذاہب عالم / احمد عبد اللہ مسدوسی / کراچی / مکتبہ خدام ملت / ۱۹۵۸ء / ص ۴۱۵

۲۴۶۔فتاویٰ عالمگیری ۲۴۷۔القرآن رسورہ بقرہ ررکوع ۲۷
۲۴۸۔القرآن رسورہ المائدہ رپارہ ششم رکوع ۱ ۲۴۹۔در منشور رجلد دوم رصفحہ ۲۶۱
۲۵۰۔الفاروق ۲۵۱۔فتاویٰ عالمگیری رنول کشور پریس رج دوم رص ۱۱
۲۵۲۔اصول شرع محمدی رجسٹس امیر علی رانڈیا رجامعہ عثمانیہ ر۱۹۲۳ءرص ۸۹
۲۵۳۔القرآن رسورہ توبہ رآیت نمبر ۶۰
۲۵۴۔الفاروق رج دوم رص ۳۸۳)(''والعدالۃ الاجتماعیہ'' رسید قطب مصری رص ۱۷۶
۲۵۵۔مذاہب عالم راحمد عبداللہ مسدوسی رکراچی رمکتبہ خدام ملت ر۱۹۵۸ءرص ۳۲۱
۲۵۶۔اصح السیر رمولانا ابوالبرکات دان پوری رکلکتہ رستارہ ہند رج اول ر۱۹۳۲ءرص ۳۹۴) اور
(مجموعہ الوثائق السیاسیہ رڈاکٹر محمد حمید اللہ رقاہرہ ر۱۹۴۹ء)
۲۵۷۔القرآن رسورہ المائدہ رپارہ ۶ ررکوع ۱۱ رآیت نمبر ۸۲
۲۵۸۔دعوت اسلام رتھامس آرنلڈ مترجم مولوی عنایت اللہ دہلوی رآگرہ رانڈیا ر۱۸۹۸ءر
۲۵۹۔الفاروق رشمس العلماء شبلی نعمانی راعظم گڑھ رانڈیا ر۱۸۹۸ءرص ۱۲۶)
۲۶۰۔الفاروق رج دوم رص ۱۳۲۔۱۳۳)(اتمام الوفاء بحوالہ طبری رص ۱۲۶)
۲۶۱۔سیاسی زندگی رڈاکٹر محمد حمید اللہ رص ۲۸۲
۲۶۲۔مذاہب عالم راحمد عبداللہ مسدوسی رکراچی رمکتبہ خدام ملت ر۱۹۵۸ءرص ۴۲۴)
(فتوح البلدان بلاذری رص ۱۴۷) ۲۶۳۔محاضرات خضری رج ۲ رص ۹
۲۶۴۔الحاضر العالم الاسلامی رامیر شکیب ارسلان رج دوم رص ۲۵۸
۲۶۵۔مذاہب عالم راحمد عبداللہ مسدوسی رکراچی رمکتبہ خدام ملت ر۱۹۵۸ءرص ۴۲۴
۲۶۶۔سیرت نبوی ﷺ کے منہاج ر پروفیسر سمیع اللہ قریشی رلاہور رسنگ میل پبلی کیشنز ر
۱۹۹۵ءرص ۱۰۶
۲۶۷۔تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام رمولانا محمد طیب رسہارنپور رانڈیا رندوۃ المصنفین ر۱۳۵۶ھ رص ۱۴۷
۲۶۸۔تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام رمولانا محمد طیب رسہارنپور رانڈیا رندوۃ المصنفین ر۱۳۵۶ھ رص ۱۵۱

۲۶۹۔مذاہب عالم راحمد عبداللہ مسدوسی رکراچی رمکتبہ خدام ملت ر۱۹۵۸ءرص ۴۳۱)
۲۷۰۔سورہ البقرہ رآیت نمبر۱۷۳)'(سورہ ۵رآیت نمبر۳)'(سورہ نمبر۶ رآیت نمبر۱۴۵)'
(سورہ نمبر۱۶رآیت نمبر۱۱۵)   ۲۷۱۔سورہ نمبر۵رآیت نمبر۳
272.Leviticus, ch 11, v. 7
273.Deuternomy14:7-8
274. Isaiah 65:2-4, and 66:17
275.http://www.angelfire.com/me/ummnurah/islam.html
۲۷۶۔رسول اکرم ﷺ اوررواداری رڈاکٹرحافظ محمد ثانی رکراچی رفضلی سنز ر۱۹۹۸ءرص ۱۱۳
۲۷۷۔تاریخ الیہود فی بلاد العرب رسید ابوالحسن علی ندوی رکراچی رمجلس نشریات اسلام ر۱۹۸۸ءرص ۴۱۴
۲۷۸۔مکتوبات نبوی ﷺ رمولانا سید محمد رضوی رلاہور رادارہ اسلامیات ر۱۹۷۸ءرص ۱۶
۲۷۹۔نقوش رسول نمبر رمقالہ بعنوان اسلام اور مذہبی رواداری از خلیفہ عبدالحکیم رلاہور رادارہ فروغ اسلام ر۱۹۸۳ءرجلد سوم رص ۶۷۱
۲۸۰۔ملت اسلامیہ رعلی نواز میمن مترجم صفوت قدوائی رکراچی رانجمن ترقی اردو پاکستان ر۲۰۰۱ءر ص ۱۵۱۔۱۵۲
۲۸۱۔الفتح ۱۰، الانفال ۵۶، النحل ۹۱، البقرہ ۷۷، تفصیل کے لیے دیکھئے المعجم المفہرس لالفاظ القرآن محمد فواد عبدالباقی
۲۸۲۔آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ میں ولی عہد برطانیہ کا لیکچر مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۳ء
۲۸۳۔سورۃ رسورہ نمبر الانعام رآیت نمبر ۱۰۸   ۲۸۴سورہ رسورہ نمبر۲ رآیت نمبر ۱۳۹
۲۸۵۔الحدیث مشکوۃ المصابیح رمولانا فضل کریم رڈھاکہ رایف کے مشن ر۱۹۷۱ءرص ۲۰۰
۲۸۶۔سورہ رسورہ نمبر ۸ رآیت نمبر ۶۱   ۲۸۷۔سورہ الانفال رآیت نمبر ۶۱
۲۸۸۔پوپ جان پال دوم رکراسنگ دی تھری شولڈآف ہوپ رنیویارک رالفریڈ کے نوف ر۱۹۹۴ءرص ۹۳
۲۸۹۔ملت اسلامیہ رعلی نواز میمن مترجم صفوت قدوائی رکراچی رانجمن ترقی اردو پاکستان ر۲۰۰۱ءرص ۱۸۴
۲۹۰۔سورہ الکافرون رآیت نمبر۶   ۲۹۱۔داؤدرالسنن ۲ر۳۳۳رمطبع نامی پریس رکانپور انڈیا

۲۹۲۔سیاست شرعیہ رمولانا رئیس احمد جعفری (ندوی) رلاہور رادارہ ثقافت اسلامیہ ر۱۹۵۹ء رص ۲۳۲
۲۹۳۔سیاست شرعیہ رمولانا رئیس احمد جعفری (ندوی) رلاہور رادارہ ثقافت اسلامیہ ر۱۹۵۹ء رص ۲۳۴
۲۹۴۔القرآن رسورہ المائدہ رآیت نمبرا
۲۹۵۔سیاست شرعیہ رمولانا رئیس احمد جعفری (ندوی) رلاہور رادارہ ثقافت اسلامیہ ر۱۹۵۹ء رص ۲۴۳
۲۹۶۔سیاست شرعیہ رمولانا رئیس احمد جعفری (ندوی) رلاہور رادارہ ثقافت اسلامیہ ر۱۹۵۹ء رص ۲۴۴
۲۹۷۔ملت اسلامیہ رعلی نواز میمن مترجم صفوت قدوائی رکراچی رانجمن ترقی اردو پاکستان ر۲۰۰۱ء رص ۱۹۷
۲۹۸۔یہودیت ریوسف ظفر رلاہور رانتخاب جدید پریس ر۲۰۰۴ء رص ۱۵۳
۲۹۹۔القرآن رسورہ البقرہ رسورہ نمبر۲ رآیت نمبر ۲۵۶
۳۰۰۔نقوش رسول نمبر رمقالہ بعنوان اسلام اور مذہبی رواداری از خلیفہ عبدالحکیم رلاہور رادارہ فروغ اردو ر۱۹۸۳ء رجلد سوم رص ۶۶۶
۳۰۱۔اسلامی معاشرہ کی تاسیس وتشکیل رصاحبزادہ ساجد الرحمان راسلام آباد رادارہ تحقیقات اسلامی ر۱۹۹۷ء رص ۱۵۸
۳۰۲۔اسلامی معاشرہ کی تاسیس وتشکیل رصاحبزادہ ساجد الرحمان راسلام آباد رادارہ تحقیقات اسلامی ر۱۹۹۷ء رص ۱۵۶
۳۰۳۔سورہ الحج رآیت نمبر۴۰
۳۰۴۔نقوش رسول نمبر رمقالہ بعنوان اسلام اور مذہبی رواداری از خلیفہ عبدالحکیم رلاہور رادارہ فروغ اسلام رجلد سوم ر۱۹۸۳ء رص ۶۶۹
۳۰۵۔اسلام کا نظام امن رمولانا ظفیر الدین مفتاحی ندوی رکراچی رایچ ایم سعید کمپنی ر۱۹۹۱ء رص ۱۶۸
۳۰۶۔آئینہ حقیقت نما رجلد ا رص ۹۹
۳۰۷۔سفرنامہ ہملٹن کے حوالہ جات خطبہ صدارت جمیعۃ علماء ہند لاہور از شیخ الاسلام سے منقول ہیں
۳۰۸۔آئینہ حقیقت نما رج ا رص ۱۸۷
۳۰۹۔ڈاکٹر حافظ محمد ثانی / رسول اکرم ﷺ اور رواداری / فضلی سنز / کراچی / مارچ ۱۹۸۸
۳۱۰۔اسلامی معاشرہ کی تاسیس وتشکیل رصاحبزادہ ساجد الرحمان راسلام آباد رادارہ تحقیقات

اسلامی ر ۱۹۹۷ء ر ص ۱۵۸
۳۱۱۔نقوش رسول نمبر رمقالہ بعنوان اسلام اور مذہبی رواداری از خلیفہ عبدالحکیم ر لاہور ر ادارہ فروغ اسلام ر جلد سوم ر ۱۹۸۳ء ر ص ۶۶۹۔۶۷۰
۳۱۲۔اسلام کا نظام امن ر مولانا ظفیر الدین مفتاحی ندوی ر کراچی ر ایچ ایم سعید کمپنی ر ۱۹۹۱ء ر ص ۱۳۷
۳۱۳۔رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات شریفہ ر مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری ر کراچی ر دارالاشاعت ۲۰۰۱ء ر ص ۴
۳۱۴۔مکتوبات نبوی ﷺ ر مولانا سید محمد رضوی ر لاہور ر ادارہ اسلامیات ر ۱۹۷۸ء ر ص ۳۶
۳۱۵۔سورہ الحجرات ر آیت نمبر ۱۳
۳۱۶۔سورہ البقرہ ر آیت نمبر ۲۱۳
۳۱۷۔احمد ر المسند ر ج ۳ ص ۱۹۶ ا رقم ۹۴۷
۳۱۸۔صحیح مسلم) یعنی ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔
۳۱۹۔نقوش رسول نمبر ر مقالہ بعنوان مساوات کا علمبردار از مولانا علم الدین سالک ر لاہور ر ادارہ فروغ اسلام ر ۱۹۸۳ء ر جلد نہم ر ص ۲۹۶
۳۲۰۔نقوش رسول نمبر ر مقالہ بعنوان مساوات کا علمبردار از مولانا علم الدین سالک ر لاہور ر ادارہ فروغ اسلام ر ۱۹۸۳ء ر جلد نہم ر ص ۲۹۷
۳۲۱۔سورہ النساء ر آیت نمبر ا
۳۲۲ غزواۃ النبی ﷺ ر مسعود مفتی ر لاہور ر علم و عرفان پبلیشرز ر ۲۰۰۳ء ر ص ۷۵
۳۲۳۔فتوح البلدان ر امام ابو یوسف ر کتاب الخراج
۳۲۴۔فکر اسلامی کی تشکیل جدید ر ضیاء الحسن فاروقی ر لاہور ر مکتبہ رحمانیہ ر ۱۹۴۸ء ر ص ۴۴۳۔۴۴۴
۳۲۵۔فکر اسلامی کی تشکیل جدید ر ضیاء الحسن فاروقی ر لاہور ر مکتبہ رحمانیہ ر ۱۹۴۸ء ر ص ۴۴۱
۳۲۶۔زاد المعاد ر جلد ۲ ر ص ۳۵
۳۲۷۔اسلامیات ر پروفیسر حسن الدین ہاشمی ر کراچی ر رشید اینڈ سنز ر ۱۹۹۷ء ر ص ۵۹
۳۲۸۔دین فطرت اسلام ہی کیوں ر نور الحق صدیقی ر لاہور ر طاہر سنز ر ۲۰۰۵ء ر ص ۱۵۲

۳۲۹۔اقبال/کلیات اقبال/ لاہور/شیخ غلام علی اینڈ سنز/ ۱۹۹۸ء/ص ۳۸۳
۳۳۰۔مقالہ از ڈاکٹر حمید اللہ ربعنوان مذہبی انتہا پسندی کا رجحان راسلام آباد روزارت مذہبی امور ر۲۰۰۴رص ۱۹
۳۳۱۔القرآن رسورہ آل عمران رآیت نمبر ۱۰۳
۳۳۲۔پروفیسر حسن الدین ہاشمی/ اسلامیات/ لاہور/ انڈش پبلیشنگ ہاؤس/ جولائی ۱۹۹۳/ص ۱۵۴
۳۳۳۔قدیم تہذیبیں اور مذاہب ر پروفیسر عمر زبیری رلاہور ردار الشعور ر۲۰۰۵ءرص ۲۳۲
۳۳۴۔جواہر الفقہ ر مفتی محمد شفیع رکراچی رمکتبہ دار العلوم کراچی ر۱۴۲۳ھ رص ۱۸۳
۳۳۵۔احمد رج ۶ ررقم ۳۴۸۵ رص ۵۵۱ ۳۳۶۔بخاری رج ۵ ررقم ۵۷۵۲ رص ۱۵۶
۳۳۷۔بخاری رج ۵ ررقم ۵۶۹۸ رص ۲۴۷
۳۳۸۔ڈاکٹر حمید اللہ/ رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی/ص ۳۱۳
۳۳۹۔صحیح المسلم حدیث نمبر ۲۰۱۴ ۳۴۰۔بحوالہ تفسیر ابن کثیر، اردو ترجمہ/ ج ۱/ص ۴۶۲
۳۴۱۔ڈاکٹر حمید اللہ/ رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی/ص ۳۲۲۔۳۲۵
۳۴۲۔سورہ الکہف/ ۲۹ اور سورہ الکافرون
۳۴۳۔اقبال/کلیات اقبال/ لاہور/شیخ غلام علی اینڈ سنز/ ۱۹۹۸ء/ص ۴۷
۳۴۴۔متفق علیہ ۳۴۵۔ایضاً حوالہ نمبر ۳۴۳/ص ۴۷
۳۴۶۔القرآن رسورہ الانعام رآیت نمبر ۱۵۹ ۳۴۷۔القرآن رسورہ الحجرات رآیت نمبر ۱۰
۳۴۸۔سورہ یونس رآیت نمبر ۱۹
۳۴۹۔نقوش رسول نمبر رمقالہ بعنوان مساوات کا علمبردار از مولانا علم الدین سالک رلاہور رادارہ فروغ اردو ر۱۹۸۳ء رجلد نہم رص ۳۰۱
۳۵۰۔ابن ہشام/ السیرۃ النبویہ/مصر/مصطفیٰ البابی الحلبی / ج ۲/ صفحہ نمبر ۴۴۷
۳۵۱۔نقوش رسول نمبر رمقالہ بعنوان مساوات کا علمبردار از مولانا علم الدین سالک رلاہور رادارہ فروغ اردو ر۱۹۸۳ء رجلد نہم رص ۳۰۱
۳۵۲۔ابن ہشام/ السیرۃ النبویہ/مصر/مصطفیٰ البابی الحلبی / ج ۲/ صفحہ نمبر ۴۴۳

عالمی قیامِ امن کے لئے

قومی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس ۲۰۰۶ء

بعنوان

’’عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ

باہمی، خدشات، امکانات اور تصادم

اُسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتبِ مقدسہ کے تناظر میں‘‘

’’کانفرنس میں شرکت کے لئے تمام مذاہب (اسلام، یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ اور پارسی وغیرہ) کی موزوں ترین شخصیات کے انتخاب کے لئے ہمیں تحریری مشورے عنایت کیجئے اور اگر آپ خود بھی دلچسپی رکھتے ہوں تو اپنا اندراج مع تحریری کوائف و رابطہ نمبر کے ساتھ کروا دیجئے۔‘‘

ہم سمجھتے ہیں دنیا میں حقیقی و دائمی امن مذاہب کے درمیان مکالمہ کے ذریعہ ممکن ہے اور اسلام نے (سورۂ آلِ عمران آیت ۶۴) سب سے پہلے اس کی دعوت دی ہے۔

زیرِ اہتمام

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ)

صدر انجمن: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پتہ: مکان نمبر 162 سیکٹر L/8 اورنگی ٹاؤن کراچی